چھن چھنگلو اور چلو سک ملو سنگ
WWW.PAKSOCIETY.COM

ناشران ــــ اشرف قریشی
ــــ یوسف قریشی
پرنٹر ــــ محمد یونس
طابع ــــ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ــــ ۱۵/- روپے

چھن چھنگلو اور پنگلو مختلف علاقوں اور ملکوں کی سیر کرتے ہوئے ایک روز ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہ بری طرح چونک پڑے کیونکہ تمام شہر کی دکانیں بند تھیں اور شہر کے سب لوگ سیاہ لباس پہنے ہوئے جگہ سر جھکاتے بیٹھے ہوئے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے پورا شہر سوگ میں ڈوبا ہوا ہو۔

چھن چھنگلو ایک بوڑھے آدمی کے پاس پہنچا جو سر جھکاتے خاموش بیٹھا تھا۔

"بڑے میاں! کیا بات ہے اس شہر کے لوگ سوگوار کیوں ہیں؟" چھن چھنگلو نے
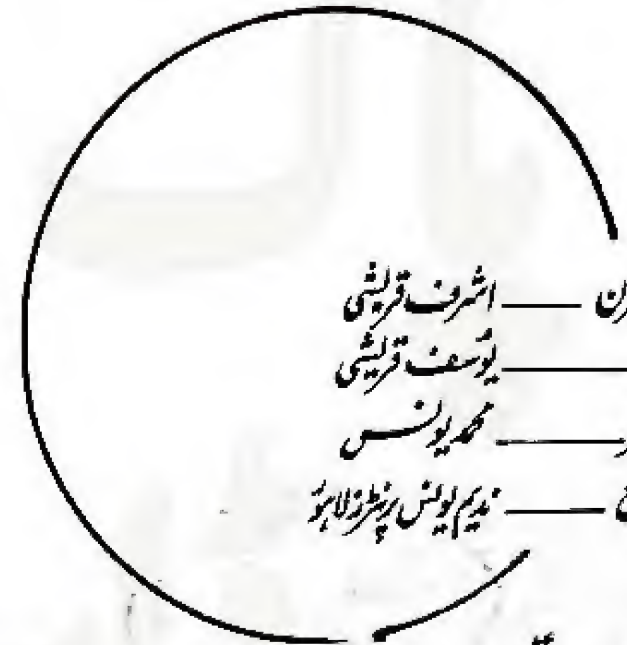
بڑھے آدمی سے مخاطب ہوکر پوچھا۔

بوڑھے آدمی نے سر اٹھا کر اُسے دیکھا اور پھر غم زدہ لہجے میں کہنے لگا۔

"بیٹے تم مجھے اجنبی لگتے ہو۔ تبھی تمہیں معلوم نہیں کہ ہم پر کیا مصیبت آن پڑی ہے۔"

"یہی تو میں پوچھ رہا ہوں کہ آخر کیا بات ہے؟" چھن چھنگر نے کہا۔

"بیٹے! ہمارے بادشاہ کی اکلوتی بیٹی بیحد رحمدل بیحد عقلمند اور رعایا پرور ہے۔ ہم سب شہر والے اپنی شہزادی سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ گزشتہ ماہ شہزادی گل بانو اچانک بیمار ہو گئی اس کے ہاتھ پیر حرکت کرنے بند کر گئے اس کی زبان خاموش ہو گئی۔ دور دور کے حکیموں نے اس کا علاج کرنے کی کوشش کی ہے مگر بے سود، شہزادی ٹھیک نہیں ہو سکی۔ حتیٰ کہ تمام حکیموں نے متفقہ طور پر اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ شہزادی کی

بیماری ان کی سمجھ سے باہر ہے چنانچہ بادشاہ نے شاہی نجومیوں کو طلب کیا۔ انہوں نے حساب لگاکر بتایا ہے کہ شہزادی کو ایک ایسی بیماری ہے جو آج تک کسی انسان کو نہیں ہوتی اس بیماری کا علاج ایک پھول ہے جسے بہار پھول کہتے ہیں۔ یہ بہار پھول دنیا میں صرف ایک جگہ پیدا ہوتا ہے اور جب اسے توڑ لیا جاتا ہے تو پھر دنیا میں کہیں اور پیدا ہو جاتا ہے۔ جس جگہ بہار پھول ہو اس علاقے میں کبھی خزاں نہیں آتی وہاں ہمیشہ بہار ہی رہتی ہے۔ پھول توڑنے کے بعد وہاں خزاں آ جاتی ہے اور اس وقت جس جگہ بہار پھول موجود ہے وہ جگہ یہاں سے بہت دور سمندر کے درمیان ایک نامعلوم جزیرہ ہے اور اس جزیرے پر ایک جادوگر کا قبضہ ہے وہ کسی کو اس جزیرے میں داخل نہیں ہونے دیتا اس نے اس جزیرے کے

گرد جادو کا حصار قائم کر رکھا ہے بہت
سے لوگوں نے شہزادی کی خاطر اس کام
کا بیڑہ بھی اٹھایا مگر کئی تو پہنچ
نہ سکے جو پہنچ گئے وہ جادوگر کے ہاتھوں
ہلاک ہوگئے۔" بوڑھے آدمی نے پوری تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا جادوگر کو معلوم ہے کہ اس
پھول سے ایک انسان کی جان بچ سکتی
ہے؟" چھن چھنگو نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں اسے اچھی طرح علم ہے۔ اس
کے باوجود وہ پھول نہیں دیتا وہ بے حد
ظالم جادوگر ہے۔" بوڑھے نے جواب دیا۔

"یہ تو واقعی ظلم ہے اُسے چاہیئے کہ
وہ کسی کی جان بچانے کے لئے خود
ہی پھول دے دے۔" چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں ہونا تو ایسا ہی چاہیئے مگر طاقتور
اور ظالم کے سامنے کس کی مجال ہے۔"
بوڑھے نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑے میاں! مایوسی گناہ ہے۔ انسان کو

مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ میں نے تمام عمر
ظالموں کے خلاف جنگ کی ہے۔ بس اس
جادوگر سے بہار پھول ضرور حاصل کرونگا۔ مجھے
تم بادشاہ سے ملواؤ، میں اس سے معلوم
کروں کہ یہ جزیرہ کہاں ہے۔" چھن چھنگو نے
فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تم تو ابھی بچے ہو، تم جادوگر سے
کیسے لڑ سکتے ہو؟ خوامخواہ اپنی جان ہلاکت
میں نہ ڈالو۔" بوڑھے نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا

"آپ اس بات کو چھوڑیں آپ مجھے بادشاہ
کے پاس لے چلیں۔ بس مجھے اللہ تعالیٰ پر
یقین ہے کہ وہ مجھے ضرور سُرخرو کرے گا۔"
چھن چھنگو نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"چلو تمہاری مرضی، میں نے تو تمہیں سمجھا
دیا ہے۔" بوڑھے نے کہا اور پھر اٹھ کر
کھڑا ہوگیا۔

"میرے پیچھے چلے آؤ۔" بوڑھے نے آگے
بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں لئے
ہوئے مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا شاہی محل

کے سامنے پہنچ گیا۔

شاہی محل پر خاموشی طاری تھی وہاں بھی ہر آدمی سوگوار تھا۔ بوڑھا انہیں لئے ہوئے اندر چلا گیا اور پھر اس نے ایک دربان سے مخاطب ہوکر کہا

"یہ اجنبی لڑکا بادشاہ سلامت سے ملنا چاہتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ وہ بہار پھول لے آئے گا۔"

"مگر یہ تو بچہ ہے۔ وہاں تو بڑے بڑے بہادر دم نہیں مار سکے۔" دربان نے حیرت بھرے انداز میں چھن چھنگو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم اس بات کو رہنے دو، بعض اوقات بچے وہ کام کر لیتے ہیں جو بڑوں سے نہیں ہوتا۔ تم بس مجھے بادشاہ سلامت سے ملا دو۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ تم یہیں ٹھہرو، میں بادشاہ کو تمہاری آمد کی اطلاع دیتا ہوں۔" دربان نے کہا اور پھر وہ انہیں وہیں ٹھہرا

کر بادشاہ کے کمرہ خاص میں چلا گیا۔

بوڑھا آدمی انہیں وہاں پہنچا کر واپس چلا گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دربان باہر نکلا اور ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

"اندر چلے جاؤ، اور دیکھو کہ بادشاہ سلامت بیحد غم زدہ ہیں اس لئے کوئی غلط بات نہ کر دینا۔" دربان نے چھن چھنگو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو، مجھے بادشاہ سے ملنے کے آداب آتے ہیں۔" چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ پنگلو کو ہمراہ لئے بادشاہ کے کمرہ خاص میں داخل ہوگیا۔ اس نے دیکھا کہ بادشاہ ایک پلنگ پر بیٹھا ہوا ہے وہ بہت بوڑھا نظر آ رہا تھا اس کی آنکھیں رو رو کر سوجی ہوئی تھیں۔

چھن چھنگو نے اندر جاکر جھک کر سلام کیا۔ پنگلو بھی بادشاہ کے سامنے جھک گیا۔

"آؤ بیٹے۔ یہاں کرسی پر بیٹھ جاؤ۔" بادشاہ

نے بڑے نرم لہجے میں چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

چھن چھنگو بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ چنگو اس کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا۔ بادشاہ بڑے غور سے چھن چھنگو کو دیکھ رہا تھا۔

"بادشاہ سلامت! میرا نام چھن چھنگو ہے اور میرا دوست چنگو بندر ہے۔ مجھے شہزادی گل بانو کی بیماری کا پتہ چلا ہے تو مجھے بیحد افسوس ہوا اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں شہزادی کو صحت یاب کرنے والا بہار پھول ضرور حاصل کرونگا" چھن چھنگو نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا جذبہ قابلِ قدر ہے بیٹے! مگر یہ بہت جان جوکھوں کا کام ہے اور تم ابھی بچے ہو۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اپنی بیٹی کی خاطر میں تمہاری جان سے کھیلوں"۔ بادشاہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا

"بادشاہ سلامت! آپ میری عمر یا میرے قد پہ نہ جائیں۔ گو میری عمر تھوڑی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ظالموں سے نمٹنے کے لئے خصوصی صلاحیتیں دی ہیں اور اب تک میں نے بیشمار ظالموں کو ٹھکانے لگایا ہے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں مجھے صرف یہ بتا دیں کہ وہ جزیرہ کہاں ہے" چھن چھنگو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس خصوصی صلاحیتیں ہیں۔ بھلا میں بھی دیکھوں" بادشاہ سلامت نے چونکتے ہوتے کہا۔

"ہاں، میں آپ کے اطمینان کے لئے آپ کے سامنے اپنی صلاحیتوں کا ضرور مظاہرہ کرونگا" چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے انگلی سے اشارہ کیا تو بادشاہ سلامت کا پلنگ ہوا میں اٹھتا چلا گیا وہ جیسے جیسے انگلی کو اوپر کرتا گیا، پلنگ بھی اونچا ہوتا چلا گیا۔ پھر اس نے انگلی نیچے

کی تو پلنگ بھی نیچے آگیا۔

بادشاہ حیرت زدہ انداز میں یہ سب کچھ دیکھتا رہا۔ جب پلنگ زمین پر دوبارہ ٹک گیا تو اس نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"مرحبا واقعی اللہ تعالیٰ نے تمہیں صلاحیتیں دی ہیں اور شاباش اس بات پر ہے کہ تم یہ صلاحیتیں ظلم کے خلاف استعمال کر رہے ہو۔ ورنہ ایسی صلاحیتوں کے مالک عموماً ظالم اور بدطینت ہو جاتے ہیں" بادشاہ نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"بس جناب یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ اب تو آپ کا اطمینان ہو گیا ہوگا۔ اب برائے کرم آپ مجھے اس جزیرے کا پتہ بتا دیں اور اس پھول کے متعلق بھی تفصیل سے بتائیں کہ وہ کیا ہے تاکہ میں دھوکہ نہ کھا سکوں" چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں اب میرا مکمل اطمینان ہوگیا ہے

اور مجھے اللہ کی رحمت پر یقین ہے کہ تم ضرور اپنے مقصد میں کامیاب رہو گے" بادشاہ نے پہلی بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی۔

تالی بجتے ہی ایک کنیز اندر داخل ہوئی اور بادشاہ کے سامنے سر جھکا کر کھڑی ہو گئی۔

"شاہی نجومی کو فوری طلب کیا جائے" بادشاہ نے کنیز کو حکم دیتے ہوئے کہا اور کنیز سلام کر کے تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے جھک کر بادشاہ کو سلام کیا اور پھر سر جھکا کر کھڑا ہوگیا۔

"نجومی بابا! اس لڑکے کو بتاؤ کہ وہ جزیرہ جہاں بہار پھول ہے کہاں ہے۔ اور وہ پھول کیا ہے۔ یہ لڑکا وہ پھول لے آئیگا" بادشاہ نے نجومی سے مخاطب ہو کر کہا۔

نجومی نے ایک نظر حیرت سے چھن چھنگو اور پنگو کو دیکھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اُسے یقین نہیں آ رہا کہ یہ لڑکا یہ کام کر سکتا ہے مگر چونکہ وہ شاہی حکم سے مجبور تھا اس لئے اس نے چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ جزیرہ دنیا کے سب سے بڑے سمندر کے عین درمیان میں واقع ہے۔ اس کے اردگرد ایک سو میل تک اور کوئی جزیرہ نہیں ہے۔ اس جزیرے کے اوپر ہر وقت نیلے رنگ کا دھواں چھایا رہتا ہے اس لئے اسے نیلا جزیرہ کہتے ہیں اور نیلے دھوئیں کی وجہ سے یہ دور سے پہچانا جا سکتا ہے۔ اس جزیرے پر دنیا کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ ظالم جادوگر چوغار جادوگر کی حکومت ہے اور بہار پھول اسی جزیرے میں موجود ہے۔ بہار پھول کی نشانی یہ ہے کہ اس کی تین پتیاں ہیں جو گہرے سبز رنگ کی ہیں اور

ان پتیوں پر سنہرے رنگ کے دھبے ہیں اس کی ٹہنی کا رنگ سرخ ہے اور اس کے پتوں کا رنگ نیلا ہے۔" شاہی نجومی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بس اتنا کافی ہے۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"اب تم جا سکتے ہو۔" بادشاہ نے نجومی سے مخاطب ہوکر کہا اور نجومی سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"بادشاہ سلامت! کیا آپ مجھے ایک نظر شہزادی کو دیکھنے دیں گے۔" چھن چھنگو نے نجومی کے جانے کے بعد بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔" بادشاہ نے کہا اور پھر وہ پلنگ سے اتر کر کھڑا ہوگیا۔

"آؤ میرے ساتھ۔" بادشاہ نے کہا اور پھر وہ چھن چھنگو اور پنگو کو ہمراہ لئے کمرے سے باہر نکل آیا اور مختلف برآمدوں سے گزر کر وہ ایک اور کمرے میں داخل

ہوئے۔ یہاں ایک خوبصورت سنہرے پلنگ
پر ایک نوجوان لڑکی سیدھی لیٹی ہوئی تھی
یہ شہزادی گل بانو تھی۔
چھن چھنگو شہزادی کو دیکھ کر حیران رہ
گیا اس نے آج تک اتنی خوبصورت لڑکی
نہیں دیکھی تھی۔ شہزادی گل بانو نے نظریں
گھما کر انہیں دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں
حیرت کے آثار ابھر آئے۔

"بیٹی یہ لڑکا چھن چھنگو پُراسرار صلاحیتوں کا
مالک ہے اور یہ بہار پھول حاصل کرنے
کے لئے جا رہا ہے جس سے تم صحت یاب
ہو جاؤ گی"۔ بادشاہ نے شہزادی کے سر پر
ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

شہزادی خاموش رہی کیونکہ وہ بول نہیں
سکتی تھی البتہ اس کی آنکھوں میں چمک
ابھر آئی تھی۔

"شہزادی بہن! تم بے فکر رہو، اللہ تعالیٰ مجھے
ضرور کامیاب کریگا"۔ چھن چھنگو نے آگے بڑھ
کر کہا اور شہزادی نے سر ہلا دیا۔

"اچھا بادشاہ سلامت اب مجھے اجازت دیجئے
اور میرے لئے دعا کیجئے"۔ چھن چھنگو نے کہا
اور پھر وہ بادشاہ سے اجازت لیکر اور
شہزادی کو تسلی دے کر کمرے سے باہر
آگیا۔ اب اس کا رخ محل کے بیرونی
دروازے کی طرف تھا۔ محل سے باہر آکر
چھن چھنگو رک گیا۔ اس نے پھنگو سے مخاطب
ہوکر کہا۔

"پھنگو! میرا خیال ہے کہ ہم پہلے شہر
سے باہر جاکر بندر بابا سے اس سلسلے میں
کوئی ہدایت لے لیں پھر اس جزیرے کی
طرف چلیں"۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے"۔ پھنگو نے سر ہلاتے
ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں چلتے ہوئے
شہر سے باہر آگئے۔

شہر سے باہر گھنا جنگل تھا۔ چھن چھنگو
ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور آنکھیں بند
کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد
کرنے لگا۔ جلد ہی بندر بابا کی آواز اس کے

کانوں میں پڑی۔

"چھنگو بیٹے! تمہارا ارادہ بہت مبارک ہے تم اس ظالم جادوگر کا خاتمہ کرکے وہ پھول لے آؤ مگر اس جزیرے میں داخلے کے لئے تمہاری صلاحیتیں کام نہیں آئیں گی جزیرے میں داخلے کے لئے پہلے تمہیں ایک اور پھول حاصل کرنا پڑے گا اسے چاندنی پھول کہتے ہیں اور یہ پھول ملک کے شاہی باغ میں موجود ہے یہ اس ملک کا مقدس پھول کہلاتا ہے اور وہاں کا شہزادہ اسے کسی قیمت پہ نہیں دے گا یہ پھول تم نے شہزادے سے حاصل کرنا ہے۔ شرط یہ ہے کہ شہزادہ رضامندی سے یہ پھول دے دے۔ جب تمہارے پاس یہ پھول ہوگا تب تم جزیرے میں داخل ہو سکوگے۔" بندربابا نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بندربابا! میں پہلے چاندنی پھول حاصل کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں شہزادے کو راضی کر لونگا۔" چھن چھنگو نے دل ہی دل

میں کہا۔

"ٹھیک ہے تم ہمت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔" بندربابا کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے بندربابا کی بات پنگو کو بتا دی۔

"چلو اچھا ہوا ہم نے بندربابا سے بات کرلی ورنہ اگر ہم براہِ راست نیلے جزیرے پر چلے جاتے تو بڑی مشکل پیش آتی۔" پنگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب ہمیں سب سے پہلے ملک بلوکان جانا چاہیئے تاکہ وہاں کے شہزادے سے چاندنی پھول حاصل کر سکیں۔" چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے پنگو کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔

پنگو نے فوراً ہی آنکھیں بند کر لیں اور آنکھیں بند ہوتے ہی اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی ہو۔ چند لمحوں بعد چھن چھنگو نے اُسے

آنکھیں کھولنے کے لئے کہا اور پینگلو نے
آنکھیں کھول دیں۔
پنگلو نے دیکھا کہ وہ.. ایک قلعہ نما شہر
کے باہر موجود ہیں۔ قلعے نما شہر کا دروازہ
کھلا ہوا تھا اور آمدورفت جاری تھی۔
"آؤ شہر میں چلیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور
پھر وہ دونوں شہر کے دروازے کی طرف
چل پڑے۔

چلوسک ملوسک کو شہزادہ خوبرو کے ساتھ اس
کے ملک میں آئے ہوئے کئی دن گزر چکے
تھے اور شہزادہ خوبرو نے آتے ہی پورے
ملک میں شہزادی کی رہائی کی خوشی میں
جشن منانے کا اعلان کر دیا تھا۔
چنانچہ چلوسک ملوسک بھی اس خوشی میں شریک
ہوئے اور شہزادہ خوبرو نے انکی خاطر مدارت
کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔
آج جشن کو ختم ہوئے بھی تین دن
گزر چکے تھے اس دوران چلوسک ملوسک نے
پورے شہر کی سیر بھی کرلی تھی اور ایک
بار شہزادہ خوبرو کے ساتھ جنگل میں جاکر

شکار بھی کھیل آتے تھے۔

اس وقت بھی چلوسک ملوسک دونوں ایک کمرے میں اپنے اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے تھے۔ وہ ابھی ابھی شہزادہ خوبرو کے ساتھ ایک گانے بجانے کی محفل میں شرکت کر کے واپس آئے تھے اور شہزادہ خوبرو انہیں ان کے کمرے میں چھوڑ کر آرام کرنے کے لئے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

"چلوسک"۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ملوسک نے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہوں"۔ چلوسک نے جو آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا ہنکارا بھرا۔

"میں تو اب بور ہو گیا ہوں۔ کہاں وہ وقت تھا کہ ہم ایک سے ایک نئے سیاروں اور ستاروں میں گھومتے پھرتے تھے قسم قسم کے عجائبات، عجیب و غریب چیزیں اور مخلوقات دیکھتے تھے اور اب تو جیسے زندگی منجمد ہو کر رہ گئی ہے"۔ ملوسک نے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہے مگر کیا کیا جائے

مجبوری ہے۔ چالیس سال سے پہلے ہمارا جہاز ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ یہ چالیس سال تو ہمیں زمین پر گزارنے ہی پڑیں گے"۔ چلوسک نے جواب دیا۔

"مگر یہ کیا ضروری ہے کہ ہم چالیس سال شہزادہ خوبرو کے پاس بیٹھے مکھیاں مارتے رہیں"۔ ملوسک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر آخر کیا کریں، کہاں جائیں"؟ چلوسک نے نہ صرف آنکھیں کھول دیں بلکہ وہ اٹھ کر بھی بیٹھ گیا۔

"ہمیں دنیا کی سیر کرنی چاہیئے اس طرح یہاں بیٹھے بیٹھے تو ہم چالیس سال نہیں گذار سکتے"۔ ملوسک نے بھی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ٹھیک ہے ملوسک، مگر اب تم جانتے ہو کہ ہمارے پاس صرف پستول ہیں اب دنیا کی سیر کے لئے ہمارے پاس جہاز تو نہیں ہے۔ اب تو ہمیں کسی سواری پر ہی جانا پڑے گا"۔ چلوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہو اب میں زیادہ دیر تک یہاں نہیں رہ سکتا۔ ہم کل ہی شہزادہ خوبرو سے اجازت لیکر چل پڑتے ہیں، کسی نئے شہر میں، کسی نئی دنیا میں۔" ملوسک نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے بھی تمہارا فیصلہ منظور ہے صبح شہزادہ خوبرو سے بات کریں گے۔" چلوسک نے بھی حامی بھرلی اور ملوسک اس کے فیصلے پر خوش ہوگیا۔

صبح جب شہزادے خوبرو نے دربارِ عام لگا تو چلوسک ملوسک بھی اس کے تخت کے ساتھ ہی کرسیوں پر موجود تھے۔ انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ دربارِ عام کے خاتمے پر وہ شہزادے خوبرو سے جانے کی اجازت مانگیں گے۔

شہزادہ خوبرو نے تخت پر بیٹھتے ہی درباریوں اور ملاقاتیوں کو دربار میں حاضری کی اجازت دے دی اور پھر وزیراعظم باری باری ملاقاتیوں اور فریادیوں کو شہزادے کے سامنے پیش کرنے لگا اور شہزادہ خوبرو ان کی فریاد اور باتیں سنکر عدل و انصاف سے فیصلہ کرتا رہا۔ جب آخری فریادی بھی چلا گیا تو وزیراعظم نے شہزادے سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"شہزادہ حضور ایک اجنبی لڑکا جس کے ہمراہ ایک بندر ہے آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔"

"لڑکا کیا وہ اکیلا ہے اس کے ساتھ کوئی بڑا آدمی نہیں ہے؟" شہزادے نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں حضور وہ اکیلا ہے اور صرف آپ سے بات کرنے پر بضد ہے۔" وزیراعظم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا اُسے پیش کیا جائے۔ دیکھیں وہ کیا کہتا ہے۔" شہزادے نے کہا اور وزیراعظم نے دربان کو اشارہ کیا۔

چند لمحوں بعد دربار میں چھن چھنگلو داخل ہوا۔ اس کے ساتھ پنگلو بندر بھی تھا۔

دربار میں موجود ہر شخص حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ ملوسک بھی دلچسپی سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

چھن چھنگو نے تخت کے قریب آکر شہزادے کو جھک کر سلام کیا۔

"شہزادے حضور! میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا دوست پنگلو بندر ہے۔" چھن چھنگو نے اپنا اور پنگلو کا تعارف کراتے ہوتے کہا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو لڑکے؟" شہزادے نے بڑے باوقار لہجے میں اس سے مخاطب ہوکر کہا۔

"شہزادہ حضور! میں نے سُنا ہے کہ آپ بے حد رحمدل اور انسان پرور ہیں مظلوم اور مصیبت زدہ کی امداد کرتے ہیں یہ سب کچھ سُن کر میں آپ کے پاس آیا ہوں" چھن چھنگو نے کہا۔

"تم نے درست سُنا ہے چھن چھنگو، کیا ہمارے ملک میں تمہیں کسی نے تکلیف پہنچائی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ہمیں بتاؤ، ہم اس

ظالم کو سزا دیں گے اور تمہارے ساتھ پورا پورا انصاف کیا جائے گا۔" شہزادے نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"شہزادہ حضور! مجھے ذاتی طور پر تو کسی نے تکلیف نہیں پہنچائی، اور کوئی ایسا کرتا تو مجھ میں اتنی طاقت موجود ہے کہ میں اُسے خود سزا دے دیتا۔ میں تو آپ کے پاس ایک اور کام کے لئے حاضر ہوا ہوں۔" چھن چھنگو نے کہا۔

"لڑکے پھر جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو صاف صاف کہو، اور اس طرح کی بے معنی باتوں سے ہمارا وقت ضائع نہ کرو۔" شہزادے کو شاید اس کی بات ناگوار گزری تھی۔

"جناب بات یہ ہے کہ یہاں سے سینکڑوں میل دور ایک ملک چوگم ہے۔ اس کی شہزادی گل بانو ایک عجیب و غریب بیماری میں مبتلا ہوگئی ہے اس کا پورا جسم اور زبان مفلوج ہوگئی ہے۔ بیشمار حکیموں نے اس کا علاج کیا مگر اُسے آرام نہیں آیا اور پھر

شاہی نجومی نے حساب لگا کر بتایا ہے کہ شہزادی کو اس وقت آرام آ سکتا ہے جب اُسے بہار پھول کھلایا جائے اور بہار پھول جس جزیرے میں موجود ہے وہاں ایک ظالم جادوگر رہتا ہے اور اس جادوگر سے مقابلے کرنے کے بعد وہ بہار پھول حاصل کرنا پڑے گا مگر اب مشکل یہ ہے کہ اس جزیرے میں صرف وہی شخص داخل ہو سکتا ہے جس کے پاس چاندنی پھول ہو اور چاندنی پھول آپ کے شاہی باغ میں موجود ہے۔ میں آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ چاندنی پھول عنایت کر دیں تاکہ میں اس جزیرے میں داخل ہو کر جادوگر سے مقابلہ کر کے بہار پھول حاصل کر سکوں۔" چھن چھنگو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ سب درباری حیرت سے اس کی بات سُن رہے تھے۔

"جادوگر کا مقابلہ تم کرو گے؟ کیا تم ہوش و حواس میں رہ کر یہ بات کر رہے ہو؟ میں اس بات کو کیسے تسلیم کرلوں اور دوسری بات یہ کہ چاندنی پھول ہمارے ملک کا مقدس پھول ہے ہم کسی حالت میں بھی یہ پھول نہیں توڑ سکتے"۔ شہزادے نے جواب دیا۔

"شہزادہ حضور انسانی جان سے قیمتی اور مقدس اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اگر چاندنی پھول توڑنے سے کسی انسان کی جان بچ سکتی ہو تو آپ کو ضرور ایسا کرنا چاہیئے"۔ چھن چھنگو نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہو تمہاری یہ خواہش پوری نہیں کی جا سکتی۔ اور یہ بات بھی سُن لو کہ اس پھول کے گرد ہمیشہ زبردست پہرہ رہتا ہے اور اس پھول کو توڑنا ہمارے ملک کے قانون کے تحت سب سے بڑا جرم ہے۔ اس لئے میں تمہیں یہ نصیحت ضرور کرونگا کہ تم کہیں اس پھول کو خود توڑنے کا ارادہ نہ کر لینا ورنہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے"۔ شہزادے خوبرو نے اُسے

سمجھاتے ہوئے کہا۔
"شہزادہ حضور اس بات کو چھوڑیں اگر ہم
پھول توڑنے پر آ جاؤں تو دنیا کی
کوئی طاقت مجھے نہیں روک سکتی، مگر میں
ایسا نہیں کرنا چاہتا۔ میں تو چاہتا ہوں کہ
آپ خود اپنی رضامندی سے یہ پھول میرے
حوالے کر دیں۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"دیکھو اجنبی لڑکے تم گستاخی کر رہے
ہو۔ ہم اس لئے تم سے نرم رویّہ اختیار
کئے ہوئے ہیں کہ ایک تو تم بچّے ہو
اور دوسرے اس ملک میں اجنبی ہو، ورنہ
ہمارے سامنے گستاخی کرنے والا زیادہ دیر
تک زندہ نہیں رہ سکتا۔" شہزادے نے
غصیلے لہجے میں کہا۔ غصّے کی شدت سے
اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔
"میں نے ایک سچی بات کی ہے اور
میں ایک بار پھر درخواست کرتا ہوں کہ آپ
اپنے فیصلے پر نظرثانی کریں اور چاندنی پھول
مجھے دے دیں تاکہ میں اس جادوگر سے مقابلہ
کرکے وہاں سے بہار پھول حاصل کر سکوں"۔
چھن چھنگو نے اپنی بات پر اصرار کرتے
ہوئے کہا۔
"مگر نوجوان اس بات کا کیا ثبوت ہے
کہ تم واقعی جادوگر سے مقابلہ کر سکتے ہو۔
ایسا نہ ہو کہ ہم چاندنی پھول سے بھی
ہاتھ دھو بیٹھیں اور تم بہار پھول بھی
حاصل نہ کر سکو۔" اچانک چلوسک بول پڑا۔
"تمہاری یہ بات اپنی جگہ درست ہے۔
اس سلسلے میں اگر تم میرا امتحان لینا چاہو
تو میں تیار ہوں۔ شرط یہ ہے کہ پہلے
شہزادہ حضور وعدہ کریں کہ اگر میں امتحان
میں کامیاب ہوگیا تو وہ مجھے چاندنی پھول
دے دیں گے۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے ہمیں تمہاری شرط منظور ہے
اگر تم امتحان میں پورے اترے تو شہزادے
سے چاندنی پھول میں تمہیں دلا دونگا اور
نہ صرف چاندنی پھول دلا دونگا بلکہ اس جادوگر
کے خاتمے کے لئے تمہارے ساتھ بھی چلونگا۔"

چلوسک نے شہزادے کے بولنے سے پہلے
ہی حامی بھرلی۔
"یہ تم کیا کہہ رہے ہو چلوسک، چاندنی پھول
ہمارا مقدس پھول ہے وہ ہم اسے کیسے
دے سکتے ہیں"۔ شہزادے نے حیرت بھرے
انداز میں چلوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔
"تم دیکھو تو سہی، میں نے تو صرف
دلچسپی کی خاطر ایسا کہہ دیا ہے۔ یہ لڑکا
بھلا کہاں امتحان میں پورا اتر سکتا ہے"
چلوسک نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔
"مگر تم اس کا امتحان کیسے لوگے"۔ شہزادے
نے کہا۔
"میں ابھی اس کے سامنے امتحان کی دو
شرطیں ظاہر کرتا ہوں اگر یہ دونوں شرطیں
پوری کر لے تو اسے امتحان میں کامیاب
قرار دے دیا جائے گا ورنہ نہیں"۔ چلوسک
نے کہا۔
"چلوسک تم کیا شرطیں لگانے والے ہو
مجھے بھی تو بتاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم
کوئی آسان سی شرطیں بتا دو اور یہ انہیں
پورا کر لے"۔ شہزادے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا
"تم بےفکر رہو۔ یہ کیا اس کا باپ بھی
وہ شرطیں پوری نہیں کر سکتا"۔ چلوسک نے
مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سامنے کھڑے
ہوئے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔
"سنو چھن چھنگو! تم نے دو شرطیں پوری
کرنی ہوں گی اگر تم نے دونوں شرطیں پوری
کر لیں تو تم امتحان میں کامیاب قرار دے
دیئے جاؤ گے اور تمہیں چاندنی پھول مل
جائے گا اور اگر تم نے دونوں شرطیں پوری
نہ کیں یا ان میں سے ایک شرط پوری
کرلی اور دوسری نہ کر سکے تب بھی تم
امتحان میں ناکام قرار دیئے جاؤگے اور پھر
تمہارا فیصلہ شہزادہ کرے گا وہ چاہے تمہیں
قتل کرا دے چاہے قید کر دے"۔ چلوسک
نے کہا۔
"مجھے منظور ہے، تم شرطیں بتاؤ"۔ چھن چھنگو
نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

"تو سنو، پہلی شرط یہ ہے کہ تم اپنی زبان کی نوک اپنے ناک سے لگا کر دکھاؤ۔" چلوسک نے مسکراتے ہوتے کہا اور اس کی شرط سُنکر پورا دربار قہقہے لگانے لگا۔ شہزادہ بھی یہ شرط سُنکر بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ شرط دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ ناممکن بھی تھی۔ کسی انسان کی زبان اتنی لمبی نہیں ہوتی کہ وہ اسے اپنی ناک سے ٹکرا سکے۔

"دوسری شرط کیا ہے؟" چھن چھنگو نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

"تم پہلے یہ شرط پوری کرو پھر دوسری بھی بتا دونگا۔" چلوسک نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ کونسی مشکل بات ہے۔" چھن چھنگو نے کہا اور پھر دل ہی دل میں بندربابا کو یاد کرنے لگا اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اگر وہ خود کوشش کرے گا تو زبان کی نوک ناک سے نہیں لگ سکے گی۔ اس

لئے وہ اس سلسلے میں بندربابا سے مدد حاصل کرنا چاہتا تھا۔

بندربابا کی آواز فوراً ہی اس کے کان میں آئی۔

"چھن چھنگو بیٹے! اللہ تعالیٰ نے تمہیں بڑی صلاحیتیں دی ہیں۔ تم اللہ کو یاد کرکے زبان باہر نکالو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے۔"

چھن چھنگو نے یہ سُنکر مسکراتے ہوتے زبان باہر نکالی اور پھر پورا دربار یہ دیکھ کر حیرت سے دنگ رہ گیا کہ اس کی زبان ربڑ کی طرح کھنچتی چلی گئی اور اس کی نوک نہ صرف ناک سے جا ٹکرائی بلکہ بڑھتی ہوئی ناک کی جڑ تک یعنی دونوں آنکھوں کے درمیان تک چلی گئی۔

"حیرت انگیز ناممکن۔" چلوسک یہ دیکھکر حیرت سے دنگ رہ گیا۔

"اب دوسری شرط بتاؤ۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوتے کہا۔

"یہ تو مجھے کوئی انسان نہیں لگتا۔ انسانوں

کی زبان اتنی لمبی نہیں ہوتی۔" چلوسک نے
حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔
"بہرحال وہ شرط جیت چکا ہے۔" شہزادے
نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
"دوسری شرط بتاؤ مجھے چاندنی پھول حاصل
کرنے کی جلدی ہے۔" چھن چھنگو نے اصرار کرتے
ہوئے کہا۔
"دوسری شرط میں بتاتا ہوں۔" چلوسک کے
بولنے سے پہلے ملوسک بول پڑا۔
"تم بتادو۔" چھن چھنگو اس سے مخاطب ہوا۔
"ٹھہرو ملوسک تم ابھی بچے ہو۔ دوسری شرط
پر ہی اب ہمارے مقدس پھول کا انحصار
ہے اس لئے دوسری شرط سوچ سمجھ کر
بتائی جائے گی۔" شہزادے نے اُسے روک کر
ہوتے کہا۔
"نہیں میں ایسی شرط بتاؤں گا کہ نہ صرف
لطف آ جائے گا بلکہ مجھے یقین ہے
یہ کبھی اسے پورا نہ کر سکے گا۔" ملوسک
نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"وہ کیا شرط ہے پہلے ہمیں بتاؤ۔" چلوسک
نے اصرار کرتے ہوتے کہا۔
"نہیں، پہلی شرط تم نے اپنی مرضی سے
بتائی تھی اس لئے دوسری شرط میں اپنی
مرضی سے بتاؤں گا۔" ملوسک نے کہا۔
پھر شہزادے اور چلوسک کے سمجھانے کے
باوجود ملوسک اپنی بات پر اڑا رہا۔ اور
آخرکار انہیں اس کی بات ماننا پڑی۔
"سنو چھن چھنگو! دوسری شرط یہ ہے کہ
شہر کے باہر جنگل ہے اس کے ایک سرے
سے تم اور تمہارا بندر داخل ہو اور دوسرے
سرے سے ہم دونوں بھائی داخل ہوں اور
ایک دوسرے کو گرفتار کرنے کی کوشش کریں
جو پارٹی دوسری پارٹی کو پکڑ لے وہ جیت
جائے گی۔" ملوسک نے شرط پیش کرتے
ہوتے کہا۔
"مجھے منظور ہے۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوتے
کہا کیونکہ اُسے اپنی صلاحیتوں کے بارے میں
علم تھا۔

"مگر یہ کیا شرط ہوئی۔ اس بات کا کیسے فیصلہ ہوگا کہ کس پارٹی نے کس کو پکڑا ہے؟" شہزادے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فیصلہ کیسے نہیں ہوگا ہم اسے پکڑنے کے لئے ہر حربہ استعمال کریں گے اور یہ ہمیں گرفتار کرنے کے لئے۔ جو پارٹی دوسری پارٹی کو باندھ لے۔ بے بس کر دے یا بے ہوش کر لے وہ جیت جائے گی؟" چلوسک نے جواب دیا۔

"ایسی بات ہے تو پھر یہ شرط مجھے اس صورت میں منظور ہے کہ تمہارے ساتھ میں خود بھی شامل ہونگا" شہزادے نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہ بھی منظور ہے"۔ چھن چھنگو نے مطمئن لہجے میں کہا۔

اور پھر اس شرط کے متعلق فیصلہ ہوگیا کہ کل صبح دونوں پارٹیاں جنگل میں داخل ہونگیں اس دوران شہزادے نے چھن چھنگو اور پنگلو کو شاہی مہمان خانے میں ٹھہرنے کا حکم دیا اور دربار عام برخاست کر کے چلوسک ملوسک اور شہزادہ اپنے خاص کمرے میں آگیا۔

"شرط لگاتے وقت تمہارے ذہن میں کیا منصوبہ تھا؟" چلوسک نے ملوسک سے پوچھا۔

"کوئی منصوبہ نہیں۔ بس دلچسپی کی خاطر میں نے یہ شرط لگائی ہے۔ میں تو یکسانیت سے بور ہوگیا تھا" ملوسک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو، میں نے شکار کھیلنے میں بڑی مہارت حاصل کی ہوئی ہے بڑے بڑے استادوں نے مجھے تربیت دی ہے میں کمند پھینک کر انہیں ایک لمحے میں گرفتار کر لونگا" شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جلدی نہ کرنا، ذرا تھوڑی سی تفریح ہو جائے پھر دیکھا جائے گا" چلوسک نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم کہو۔ بہرحال یہ بات یاد رکھنا کہ میں مقدس پھول اُسے نہیں دے سکتا۔ اس لئے گرفتاری اُسی کی ہونی

چاہیئے ہماری نہیں"۔ شہزادے نے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور پھر شہزادے سے اجازت لے کر چلوسک ملوسک اپنے کمرے میں چلے گئے۔

ان کے جانے کے بعد شہزادے نے زور سے تالی بجائی۔ دوسرے لمحے ایک کنیز اندر داخل ہوئی اور سر جھکا کر کھڑی ہوگئی۔

"میرشکار کو بلاؤ فوراً"۔ شہزادے نے حکم دیتے ہوئے کہا اور کنیز تیزی سے مڑ کر باہر نکل گئی۔

تھوڑی دیر بعد کمرے میں ایک قوی ہیکل اور لمبا تڑنگا شخص اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ لومڑی کی طرح تھا اور آنکھیں چیتے کی طرح چمک رہی تھیں۔ وہ کمرے میں داخل ہوکر ادب سے کھڑا ہوگیا۔

یہ میرشکار تھا۔ جنگل کا انچارج بھی یہی تھا اور شہزادے کے شکار کھیلنے کا بندوبست بھی یہی کرتا تھا۔ یہ لومڑی کی طرح چالاک اور چیتے کی طرح بہادر تھا اور جنگل کا ایک ایک کونا اس کا دیکھا بھالا ہوا تھا

"میرشکار! آج دربار میں تم نے اس اجنبی لڑکے چھن چھنگو سے ہماری شرط سنی ہوگی"۔ شہزادے نے اس سے مخاطب ہوکر کہا۔

"جی ہاں شہزادہ عالم"۔ میرشکار نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"تو سنو! تم نے خفیہ طور پر اپنے آدمی جنگل میں چھپا دیئے ہیں۔ اگر کوئی ایسا موقع آ جائے کہ ہم شرط ہارنے لگیں تو تمہارے آدمیوں کا کام یہ ہوگا کہ اس اجنبی لڑکے کو ہلاک کر دیں"۔ شہزادے نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"بہت بہتر شہزادہ حضور! آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی"۔ میرشکار نے جواب دیا۔

"مگر سنو! ہمارے دوستوں چلوسک ملوسک کو اس کا علم نہیں ہونا چاہیئے۔ اُسے اس طرح سے ہلاک کیا جائے جیسے حادثہ ہوگیا ہو"۔ شہزادے نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے شہزادہ عالم! آپ [illegible]

رہیں۔ آپ کے حکم کی پوری پوری تعمیل ہوگی۔" لومڑی نما میرشکار نے بدستور مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔" شہزادے نے کہا۔

میرشکار سلام کرکے اُلٹے پاؤں چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

اب شہزادہ مطمئن تھا۔ اُسے پہلے تو یقین تھا کہ چلوسک ملوسک اور وہ مل کر اس اجنبی لڑکے کو شکست دے دیں گے مگر اس کے ساتھ ساتھ اُسے یہ خدشہ تھا کہ کہیں اجنبی لڑکا شرط جیت ہی نہ لے اور پھر اُسے مجبوراً چاندنی پھول دینا پڑے جبکہ چاندنی پھول وہ کسی حالت میں بھی اجنبی لڑکے کے حوالے نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے میرشکار کو اس قسم کا حکم دیا تھا اُسے میرشکار کی صلاحیتوں کا بخوبی علم تھا اس لئے اب وہ مطمئن ہوکر بستر پر لیٹ گیا تھا۔

دوسرے روز سورج طلوع ہونے سے پہلے شہزادہ چلوسک ملوسک کو ہمراہ لئے محل سے باہر آگیا۔ چھن چھنگو کو بھی بلوا لیا گیا اور شہزادے نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اُسے جنگل کے شمالی سرے پر چھوڑ دیں۔ یہ بات طے ہوئی کہ شہزادہ اور چلوسک ملوسک جنگل کے جنوبی سرے سے جنگل میں داخل ہوں اور چھن چھنگو اور اس کا بندر شمالی سرے سے۔

چنانچہ چھن چھنگو جنگل کے شمالی سرے کی طرف چل پڑا اور شہزادہ اور چلوسک ملوسک جنوبی سرے کی طرف۔

چھن چھنگو سپاہیوں کے ساتھ انتہائی مطمئن انداز میں چلا جا رہا تھا۔ سپاہیوں کے دستے کا انچارج جو ایک نوجوان تھا چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔

"اجنبی لڑکے تم موت کی طرف جا رہے ہو۔ جنگل بے حد خوفناک ہے اس میں بے شمار درندے موجود ہیں۔"

"تمہاری ہمدردی کا شکریہ دوست۔ بہرحال مجھے پرواہ نہیں ہے۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو لڑکے! تم مجھے بے حد ضدی اور پاگل لگ رہے ہو۔ تمہارے پاس ہتھیار نام کی کوئی چیز نہیں ہے تم آخر کس طرح شرط جیتوگے؟" انچارج نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم اس بات کی فکر نہ کرو بہرحال میں شرط جیت جاؤنگا۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔
اب وہ اُسے کیا بتاتا کہ اس کے پاس کیسی کیسی صلاحیتیں موجود ہیں۔

"سنو لڑکے! مجھے چونکہ تم پر رحم آ رہا ہے اس لئے میں تمہیں ایک راز کی بات بتاتا ہوں۔ شہزادے نے اپنے میر شکار کو تمہارے ہلاک کرنے کا حکم دے دیا ہے اور میر شکار تمہیں کسی نہ کسی طریقے سے ضرور ہلاک کر دیگا اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنے ارادے سے باز آ جاؤ۔" انچارج نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی پرواہ نہیں۔ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر میری موت آچکی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اُسے روک نہیں سکتی اور اگر میری زندگی ہے تو پھر کوئی مجھے مار نہیں سکتا۔" چھن چھنگو نے بڑی لاپرواہی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی پاگل ہو۔ خیر اب تمہاری قسمت، میں نے تو کوشش کی ہے کہ تمہاری جان بچ جائے۔" انچارج نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری ہمدردی کا شکریہ" چھن چھنگو نے
جواب دیا۔

اسی دوران وہ جنگل کے سرے پر پہنچ گیا۔ جنگل واقعی بے حد گھنا اور خوفناک تھا مگر ظاہر ہے کہ چھن چھنگو کو کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ وہ اطمینان سے چنگو کو ساتھ لئے جنگل کے اندر داخل ہوگیا۔

جنگل کے کافی اندر آنے کے بعد چھن چھنگو نے اپنی آنکھیں بند کیں اور شہزادہ اور چلوسک ملوسک کو دیکھنے لگا کہ وہ کہاں موجود ہیں اور کیا کر رہے ہیں مگر دوسرے لمحے اس نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں کیونکہ اُسے کچھ بھی نظر نہیں آیا تھا۔

"یہ کیا ہوگیا مجھے وہ لوگ کیوں نظر نہیں آ رہے" چھن چھنگو نے حیرت زدہ لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے ایکبار پھر کوشش کی مگر بے سود۔ اب تو وہ گھبرا گیا۔ اس نے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا۔

"بندر بابا میری صلاحیتوں کو کیا ہوگیا ہے"
دوسرے لمحے اس کے کان میں بندر بابا کی آواز آئی۔

"چھن چھنگو بیٹے! چونکہ تم نے شرط لگاتے وقت شہزادے اور اس کے ساتھیوں کو اپنی صلاحیتوں کے متعلق کچھ نہیں بتایا اور انہیں دھوکے میں رکھکر شرط جیتنی چاہی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے بطور سزا جنگل کے اندر تمہاری صلاحیتیں ختم کر دی ہیں۔ اب تمہاری صلاحیتیں اس وقت واپس آئیں گی جب تم شہزادے اور اس کے ساتھیوں کو قید کر کے جنگل سے باہر نکلوگے۔ اس وقت تک تم ایک عام انسان ہو"

"مگر بندر بابا ان صلاحیتوں کے بغیر میں انہیں کیسے قید کر سکتا ہوں وہ تو مجھے مار ڈالیں گے" چھن چھنگو نے بُری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔

"بیٹے! انسان کو ہمت نہیں ہارنا چاہیئے۔ مشکل سے مشکل وقت میں

بھروسہ کرکے ہمت اور عقل سے کام لے
تو ایسے ایسے کام ہو سکتے ہیں جو بظاہر
ناممکن ہوتے ہیں۔ اس لئے تم ہمت نہ ہارو
اور عقل سے کام لو۔ انشاءاللہ جیت تمہاری ہوگی
بندربابا نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔
"مگر بندربابا! میں اکیلا ہوں۔ جنگل میں
خونناک درندے ہیں اور میرے پاس کوئی ہتھیار
نہیں ہے۔" چھن چھنگو نے کہا۔ مگر بندربابا کی
طرف سے اب کوئی آواز سنائی نہ دی۔
چھن چھنگو سمجھ گیا کہ اب جب تک اس
کی صلاحیتیں واپس نہیں آئیں گی بندربابا کی
آواز بھی سنائی نہ دے گی۔
وہ بےحد گھبرایا ہوا تھا۔ اس نے جب
پنگلو کو تمام باتیں بتائیں تو پنگلو بھی پہلے
تو گھبرا گیا مگر پھر اس نے کہا۔
"چھن چھنگو گھبراتے کیوں ہو۔ کوئی نہ کوئی
ترکیب کرو جس سے ہم یہ شرط جیت جائیں"
اس کی بات سُن کر چھن چھنگو کو بھی غیرت
آئی کہ ایک جانور تو حوصلے کی بات کر رہا

ہے اور وہ انسان ہوکر ہمت ہار رہا ہے چنانچہ اس
نے تمام خیالات کو ذہن سے نکال کر
چلونک ملونک اور شہزادے کو پکڑنے کی ترکیب
سوچنی شروع کر دی۔
سوچتے سوچتے اچانک اس کے ذہن میں
ایک ترکیب آگئی۔ اس نے ان کو پکڑنے
کے لئے وہی طریقہ استعمال کرنے کا فیصلہ
کیا جو ہاتھیوں کو پکڑنے کے کام آتا ہے
چنانچہ اس نے پنگلو سے مخاطب ہوکر کہا۔
"پنگلو تم جنگل میں گھوم کر کوئی گہرا گڑھا
دیکھو جس میں انہیں گرایا جاسکے۔ میں اس
دوران کسی درخت پر چڑھکر بیٹھ جاتا ہوں
تاکہ جنگلی جانور مجھ پر حملہ نہ کر سکیں۔"
"ٹھیک ہے میں تمہاری ترکیب سمجھ گیا
ہوں۔ میں ابھی ایسا گڑھا ڈھونڈتا ہوں۔" پنگلو
نے کہا اور پھر وہ چھلانگیں مارتا ہوا
آگے بڑھ گیا۔
چھن چھنگو تیزی سے ایک قریبی درخت پر
چڑھ گیا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے

درمیان چھپ کر بیٹھ گیا۔

ابھی اُسے وہاں بیٹھے چند ہی لمحے گذرے ہوں گے کہ اچانک ایک باریک سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"چھن چھنگو تم نیک مقصد کے لئے سب کچھ کر رہے ہو اس لئے ہم تمہاری مدد کریں گے"۔

چھن چھنگو نے چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا مگر اُسے بولنے والا کہیں نظر نہ آیا۔ پہلے تو اس نے سمجھا کہ یہ آواز اس کا وہم ہے مگر دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر چونک پڑا جب اس نے درخت کے ایک پتے سے ایک چھوٹے سے بونے کو کود کر شاخ پر آتے دیکھا۔ یہ سبز رنگ کا ایک چھوٹا سا بونا تھا جس نے سر پر سبز رنگ کی ایک قیف نما ٹوپی پہنی ہوئی تھی ایسی ٹوپی جیسی سرکس کے مسخرے پہنتے ہیں۔

"مجھ سے ملو چھن چھنگو! میں بونوں کا شہزادہ ہوں اور تمہیں اپنے جنگل میں خوش آمدید کہتا ہوں"۔ بونے شہزادے نے پھدک کر آگے آتے ہوئے باقاعدہ چھن چھنگو سے مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"اوہ بہت بہت شکریہ بونے شہزادے! مجھے تم سے مل کر بے حد خوشی ہوتی ہے"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوتے بونے شہزادے سے ہاتھ ملاتے ہوتے جواب دیا۔

"چھن چھنگو مجھے معلوم ہے کہ جنگل میں آنے سے تمہاری صلاحیتیں ختم ہوگئی ہیں اور دوسری طرف شہزادے نے تمہاری موت کا مکمل بندوبست کر رکھا ہے۔ جنگل میں اس کے میرشکار نے جگہ جگہ اپنے آدمی چھپا رکھے ہیں جو شہزادے کے اشارے پر تمہیں زہریلے تیروں سے چھید سکتے ہیں۔ کوئی درخت گرا کر تمہیں ہلاک کر سکتے ہیں یا پھر کوئی پالتو چیتا تم پر چھوڑا جا سکتا ہے"۔ بونے شہزادے نے کہا۔

"اوہ مگر شہزادے اور میرے درمیان تو صرف ایک دوسرے کو پکڑنے کی شرط لگی تھی۔ پھر

وہ مجھے کیوں ہلاک کریگا؟" چھن چھنگو نے حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم شہزادے کو نہیں جانتے چھن چھنگو، وہ کسی قیمت پر بھی چاندنی پھول تمہیں نہیں دینا چاہتا۔" بونے شہزادے نے کہا۔

"کیا چلوسک ملوسک بھی اس سازش میں شریک ہیں؟" چھن چھنگو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"نہیں، انہیں شہزادے کی سکیم کا علم نہیں ہے۔ وہ صرف تفریح کی خاطر یہ مقابلہ کر رہے ہیں۔" بونے شہزادے نے جواب دیا۔

"مگر تمہیں اتنی تفصیل سے یہ سب باتیں کیسے معلوم ہوئیں؟" چھن چھنگو نے حیرت زدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"چھن چھنگو! جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں کچھ طاقتیں دے رکھی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی چند صلاحیتیں دی ہیں۔ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کا مجھے پہلے ہی پتہ چل جاتا ہے

میں نے یہیں جنگل میں بیٹھ کر تمہارے تمام کارنامے دیکھے ہیں۔ مثلاً تمہارا اور جاگوزہ جن کا مقابلہ، اور یقین جانو مجھے تمہارے کارناموں پر فخر ہے۔ میں خود بھی چاہتا تھا کہ تمہارے کارناموں میں شریک ہو جاؤں اور اب اللہ تعالیٰ نے یہ موقع دے دیا ہے۔ آج کے بعد اگر تم چاہو تو میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہونگا۔ اور برائی اور ظلم کے خلاف تمہارے ساتھ مل کر کام کرونگا۔" بونے شہزادے نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ مجھے بیحد خوشی ہوگی میرے دوست۔ اگر تمہاری صلاحیتیں ظلم کے خلاف کام آئیں تو اس سے اور زیادہ اچھی بات کیا ہو سکتی ہے۔" چھن چھنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بس ٹھیک ہے آج سے ہم دونوں اکٹھے رہیں گے۔ ہاتھ ملاؤ اور دوستی پکی۔" بونے شہزادے نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے اس سے ایک بار پھر مصافحہ کیا۔

"اب سنو! تم نے چلوسک ملوسک اور شہزادے کو پکڑنے کے لئے جو ترکیب سوچی ہے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ شہزادہ اس جنگل میں شکار کھیلتا رہتا ہے اور اُسے یہاں کے ہر گڑھے کے متعلق اچھی طرح علم ہے اس لئے وہ اس داؤ میں کبھی نہیں آئے گا۔" بونے شہزادے نے کہا۔

"اوہ تمہاری بات بالکل درست ہے مجھے اس بات کا خیال تک نہیں آیا۔ مگر اب تم کوئی ترکیب بتاؤ۔" چھن چھنگلو نے شرمندہ ہوتے ہوتے کہا۔

"اس کے لئے میرے ذہن میں ایک اچھوتی ترکیب ہے۔ ایسی ترکیب کہ تم سنو گے تو خوشی سے اچھل پڑو گے۔" بونے شہزادے نے جواب دیا۔

"اچھا، کیا ترکیب ہے"؟ چھن چھنگلو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

اور پھر بونے شہزادے نے چھن چھنگلو کے کان

میں سرگوشی کی اور چھن چھنگلو کے چہرے پر اس کی بات سنکر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"کیسی ترکیب ہے"؟ بونے شہزادے نے مسکراتے ہوتے کہا۔

"بہت اچھی ترکیب ہے، بہت ہی اچھی"۔ چھن چھنگلو نے خوشی سے چہکتے ہوتے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تو پھر چلو اس پر عمل کریں"۔ بونے شہزادے نے کہا اور پھر چھن چھنگلو نے بونے شہزادے کو اٹھاکر اپنی جیب میں ڈال لیا اور پھر اچھل کر درخت سے نیچے اتر آیا۔ اور پھر جیسے ہی اس کے قدم زمین پر لگے اسی لمحے اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ دوسرے لمحے وہ منہ کے بل زمین پر جاگرا۔

چلوسک ملوسک اور شہزادہ گھوڑوں پر سوار
جنگل کے جنوبی سرے سے جنگل کے اندر
داخل ہوگئے۔ جنگل خاصا گھنا اور خوفناک تھا
"یہ تو خاصا خوفناک جنگل ہے" چلوسک نے
اِدھر اُدھر دیکھتے ہوتے کہا۔
"ہاں چلوسک یہ میرا پسندیدہ جنگل ہے۔
یہاں درندوں اور وحشی جانوروں کی کثرت ہے"
شہزادے نے یوں فخریہ لہجے میں کہا جیسے
جنگل میں درندے اس نے چھوڑ رکھے ہیں۔
"اب اس چھن چھنگو کے بارے میں کیا
پروگرام ہے اس جنگل میں تو اُسے ڈھونڈنا
مشکل ہو جاتے گا" چلوسک نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو، میں نے سب پروگرام
بنا لیا ہے۔ میرے آدمی جنگل میں موجود
ہیں جو اس کے متعلق لمحہ لمحہ کی خبریں
مجھے پہنچاتے رہیں گے اس طرح ہمیں معلوم
ہو جائیگا کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر
رہا ہے" شہزادے نے جواب دیا۔
"بہت خوب" چلوسک نے تعریفی لہجے میں
کہا۔
اسی لمحے ایک درخت کی آڑ سے ایک
آدمی نکلا اور شہزادے کے سامنے جھک گیا
"کیا خبر ہے"؟ شہزادے نے باوقار لہجے
میں پوچھا۔
"شہزادہ حضور! وہ لڑکا جنگل میں داخل ہو
چکا ہے۔ تھوڑی دیر وہ ایک جگہ کھڑا رہا
ہے، پھر اس نے اپنے ساتھی بندر کو
جنگل میں دوڑا دیا ہے اور وہ خود ایک
درخت پر چڑھ کر چھپ گیا ہے" اس
آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے اُسے وہیں روکو جب تک ہم

پہنچ نہ جائیں"۔ شہزادے نے جواب دیا
وہ آدمی سلام کرکے تیزی سے مڑا اور
میں غائب ہوگیا۔
"آؤ چلیں"۔ شہزادے نے گھوڑے کو
لگاتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے
اپنے گھوڑے آگے بڑھا دیئے۔
"مگر اس طرح ہمیں کیا لطف آئے گا۔
تو آسانی سے اس لڑکے کو پکڑ لیں گے
ملوسک نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
"پھر تم کیا چاہتے ہو؟" شہزادے نے حیرت
لہجے میں پوچھا۔
"میں چاہتا ہوں کہ ہم اُسے خود ڈھونڈ
اور اُسے خود اپنی کوشش سے پکڑیں مگر
نے اپنے آدمیوں کو درمیان میں ڈال کر
مزہ کرکرا کر دیا ہے۔
"ہاں شہزادے! ملوسک ٹھیک کہہ رہا ہے
اس طرح سارا لطف غارت ہوگیا ہے"۔ چلوسک
نے بھی اپنے بھائی کی تائید کی۔
"تو ٹھیک ہے دوستو جس طرح تم کہو،

اپنے آدمیوں کو منع کر دیتا ہوں کہ وہ
مجھے اطلاع نہ دیں"۔ شہزادے نے مسکراتے
ہوئے کہا۔
"بالکل ٹھیک"۔ چلوسک نے خوش ہوتے ہوئے
کہا۔
اور پھر شہزادے نے اپنا دایاں ہاتھ سر
سے بلند کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک درخت
کی آڑ سے ایک نوجوان نکلا اور شہزادے کے
سامنے آکر جھک گیا۔
"سنو! اب تم میں سے کسی نے مجھے
آکر اطلاع نہیں دینی۔ سمجھے۔ سب کو بتادو"
شہزادے نے اس نوجوان سے مخاطب ہوکر کہا
"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی شہزادہ حضور"
نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اور
پھر سلام کرکے واپس دوڑتا ہوا جنگل میں
غائب ہوگیا۔
"اب ٹھیک ہے دوستو"۔ شہزادے نے مسکراتے
ہوئے چلوسک ملوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔
"ہاں اب ٹھیک ہے۔ آؤ اب اُسے ڈھونڈیں"۔

چلوسک ملوسک نے بیک آواز ہوکر جواب دیا۔
اور ان تینوں نے گھوڑے آگے بڑھا دیئے
جنگل گو خاصا گھنا تھا مگر چونکہ شہزادہ
یہاں شکار کھیلتا رہتا تھا اس لئے اس نے
گھوڑوں کے لئے خصوصی راستے تیار کروائے تھے
اس وقت بھی وہ ایسے ہی راستے پر گھوڑے
دوڑاتے جا رہے تھے کہ اچانک دور سے
الو کی کریہہ آواز سنائی دی۔ یہ آواز شمال
کی طرف سے آئی تھی۔
شہزادے نے اچانک گھوڑے کا رخ شمال
کی طرف موڑ دیا اور چلوسک ملوسک نے
اس کی پیروی کی۔
ابھی وہ اس راستے پر تھوڑی ہی دور
گئے ہوں گے کہ اچانک ایک گیدڑ کے
چیخنے کی آواز سنائی دی اور شہزادے نے
ایک بار پھر راستہ بدل لیا۔
"یہ کیا چکر ہے جب بھی کسی جانور کی
آواز سنائی دیتی ہے تم راستہ بدل لیتے
ہو؟" چلوسک نے کچھ سوچتے ہوئے شہزادے

سے کہا۔
"نہیں، ایسی کوئی بات نہیں۔ بس اتفاقاً
ہی ایسا ہوگیا ہوگا۔" شہزادے نے قدرے جھینپتے
ہوئے جواب دیا۔
ابھی ان کے گھوڑے تھوڑی ہی دور
گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں قریب ہی
ایک شیر کی دھاڑ سنائی دی۔ شہزادے کا گھوڑا
چونکہ آگے تھا اس لئے اس سے پہلے کہ
وہ سنبھلتے، قریب ہی ایک جھاڑی سے شیر
نے شہزادے پر چھلانگ لگا دی۔ مگر اس سے
پہلے کہ شیر شہزادے کے قریب پہنچتا، چلوسک
کے ریوالور سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی اور
دوسرے لمحے شیر کا جسم فضا میں ہی ٹکڑے
ٹکڑے ہوکر بکھر گیا۔
شیر کے اچانک حملے سے شہزادے کا گھوڑا
بھڑک گیا تھا اور شہزادہ اس کی پشت سے
اچھل کر دور ایک جھاڑی میں جا گرا تھا۔
شیر کے مرتے ہی شہزادہ اچھل کر کھڑا
ہوگیا اور اس نے تحسین آمیز نظروں سے

چلوسک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"اگر تم اس کو نہ مارتے تو شاید آج
میری موت ہی آگئی تھی۔"
پھر اس سے پہلے کہ چلوسک کوئی جواب
دیتا۔ ایک آدمی تیزی سے بھاگتا ہوا شہزادے
کے قریب آیا اور کہنے لگا۔
"شہزادہ حضور! ہم سے غفلت ہوگئی۔ یہ
شیر ہمیں نظر ہی نہیں آیا تھا۔ اللہ تعالےٰ
نے آپ کو بچا لیا ہے۔"
"ٹھیک ہے ٹھیک ہے تم جاؤ۔" شہزادے
نے کہا اور وہ آدمی سلام کرکے واپس
مڑ گیا۔
شہزادے کا گھوڑا چونکہ بھڑک کر بھاگ گیا
تھا اس لئے چلوسک ملوسک بھی گھوڑوں
سے نیچے اترے اور پھر وہ تینوں پیدل
چلنے لگے۔ ان کا رخ شمال کی طرف تھا۔
ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھے تھے
کہ اچانک شمال مشرق کی طرف سے ایک لگڑبھگڑ

کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور شہزادے
نے اپنا رخ شمال مشرق کی طرف کرلیا۔
مگر جیسے ہی شہزادہ ادھر کو گھوما۔ اچانک
ایک درخت پر سے ایک سیاہ ریچھ کی
چیخ سنائی دی اور ان تینوں نے بیک وقت
چونک کر اوپر دیکھا تو ایک قوی ہیکل ریچھ
جو درخت پر چڑھا بیٹھا تھا ان پر چھلانگ
لگانے کے لئے تیار تھا۔
شہزادے نے پھرتی سے نیام سے تلوار
نکال لی اور ان دونوں کو ایک طرف ہٹنے
کا اشارہ کیا۔
چلوسک نے ریچھ پر سرخ شعاع والا پستول
چلانے کا ارادہ کیا مگر اسی لمحے ریچھ نے
شہزادے پر چھلانگ لگا دی اور چلوسک ملوسک
پھرتی سے ایک طرف ہٹ گئے۔ شہزادے کے
چہرے پر چونکہ اطمینان تھا اس لئے انہوں
نے سوچا کہ شہزادہ خود ہی ریچھ سے
نپٹ لے گا۔
شہزادے نے تلوار بازی کا شاندار مظاہرہ شروع

کردیا۔ مگر ریچھ بھی بیحد خوفناک اور
تھا۔ وہ نہ صرف شہزادے کی تلوار کے
سے بچ گیا بلکہ اس نے اچانک ایسا
حملہ کیا کہ شہزادے کو دور تک رگیدتا
اب چلوسک ملوسک بھی اس پر فائر نہیں
سکتے تھے کیونکہ اس سے شہزادے کے
کا بھی خطرہ تھا۔

اُدھر شہزادے نے نیچے گرتے ہی
سے قلابازی کھائی اور تلوار کا بھرپور وار
پر کیا یہ وار اتنا خوفناک تھا کہ ریچھ
کھاکر خوفناک آوازیں نکالتا ہوا پلٹا اور
درخت کی طرف بھاگا جس کی دوسری طرف
چلوسک ملوسک کھڑے تھے

ملوسک نے جب ریچھ کو اپنی طرف آ
دیکھا تو اس نے پھرتی سے پستول کا ٹریگر
دبا دیا۔ ملوسک کے پستول سے سرخ رنگ
شعاع نکلی اور درخت کے تنے کے قریب
موجود ریچھ پر پڑی اور ایک دھماکے کے
ریچھ کے ٹکڑے اڑ گئے مگر ایک ساتھ

[قلابا]زی شعاع اس جگہ سے درخت کے موٹے تنے
[کے] پر پڑی اور درخت ایک زبردست کڑاکے کے
ساتھ اس طرف گرا جدھر شہزادہ موجود تھا پھر
[پہلے] اس سے پہلے کہ شہزادہ ایک طرف ہٹتا درخت
عین شہزادے پر آگرا اور شہزادے کے منہ
سے ایک چیخ سی نکل گئی۔

"ارے شہزادہ درخت کے نیچے آگیا" چلوسک
ملوسک نے چیخ کر کہا اور پھر وہ دیوانہ وار
شہزادے کی طرف بڑھے۔ اسی لمحے اِردگرد سے
بیسیوں آدمی تیزی سے لپکے اور پھر ان
سب نے درخت کو ہٹاکر نیچے سے شہزادے
کو نکالنے کی کوشش شروع کر دی۔

چلوسک ملوسک کے لئے چونکہ یہ حادثہ بالکل
غیرمتوقع تھا اس لئے وہ بھی بدحواس ہوگئے
اور اسی بدحواسی میں انہوں نے پستول جیبوں میں
ڈالنے کی بجائے وہیں زمین پر ہی رکھ دیئے اور
دوسرے آدمیوں کے ساتھ مل کر درخت ہٹانے
میں مصروف ہوگئے

تھوڑی دیر بعد شہزادے کو درخت کے

نیچے سے نکال لیا گیا۔ وہ خاصا زخمی تھا اور بے ہوش تھا۔ اس کے زخموں سے خون تیزی سے نکل رہا تھا۔

"اسے فوراً محل میں لے چلو، یہ سخت ہے"۔ چلوسک نے چیخ کر کہا اور پھر آدمی شہزادے کو اٹھا کر جنگل کے کنارے کی طرف بھاگنے لگے۔ چند لمحوں بعد چلوسک ملوسک وہاں اکیلے رہ گئے۔

"بہت برا ہوا، شہزادہ کافی زخمی ہوتا ہے"۔ چلوسک نے مڑ کر اس طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں اس نے پستول رکھا تھا۔ وہاں پستول کا نام و نشان تک نہ تھا۔

"ارے میرا پستول"؟ چلوسک نے چونک کر کہا اور پھر ادھر بھاگا جدھر اس نے پستول رکھا تھا۔ "ارے میرا پستول کہاں گیا۔ میں نے تو یہیں رکھا تھا"۔ ملوسک بھی چیخا۔

اور پھر انہوں نے اردگرد کی زمین چپہ چپہ چھان مارا مگر وہاں پستول ہوتے ملتے۔

چنگو بندر چین چنگو سے علیحدہ ہو کر جنگل میں بھاگتا چلا گیا۔ وہ ایسا گڑھا ڈھونڈ رہا تھا جہاں چلوسک ملوسک اور شہزادے کو گرایا جا سکے مگر ایسا گڑھا اسے کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ ویسے جنگل میں گھومتے ہوئے اس نے یہ دیکھ لیا تھا کہ شہزادے کے آدمی جنگل کے چپے چپے میں چھپے ہوتے ہیں اور جنگل بھی خاصا خطرناک تھا۔

چونکہ دن کا وقت تھا اس لئے زیادہ تر جنگلی درندے اپنی اپنی پناہ گاہوں میں چھپے ہوتے تھے مگر اس کے باوجود کافی تعداد میں جنگلی درندے گھومتے ہوئے اسے نظر آتے تھے۔

گڑھے کی تلاش میں گھومتے گھومتے پنگلو اس جگہ پہنچ گیا جہاں شہزادہ اور چلوسک ملوسک گھوڑوں پر سوار آگے بڑھے چلے جا رہے تھے پنگلو ان کے قریب رہ کر درختوں پر سفر کرتا رہا۔ وہ ان کے درمیان ہونے والی باتیں سننا چاہتا تھا۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ شہزادے پر ایک شیر نے اچانک حملہ کر دیا اور پھر پنگلو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ چلوسک کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک چھوٹے سے آلے سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی اور شیر کے فضا میں ٹکڑے ہو گئے۔

پنگلو یہ آلہ دیکھ کر بے حد حیران ہوا۔ اس نے سوچا کہ یہ تو بڑے کام کی چیز ہے۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کسی طرح یہ آلہ ان میں سے کسی کے ہاتھ سے جھپٹ لے تاکہ چھن چھنگلو بھی اسے استعمال کر کے ظالموں کا مقابلہ کر سکے۔

اب وہ اسی تاڑ میں ان کے ساتھ ساتھ

سفر کر رہا تھا۔ اب وہ تینوں گھوڑوں سے اتر کر پیدل چل رہے تھے اور پھر جلد ہی وہ موقع آگیا۔

ایک ریچھ نے شہزادے پر حملہ کیا اور پھر اس کے سامنے ہی درخت شہزادے پر گرا اور چلوسک ملوسک اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پستولوں کو زمین پر رکھکر درخت ہٹانے میں مصروف ہو گئے۔

پنگلو نے سوچا کہ یہ موقع بیحد اچھا ہے چنانچہ وہ درخت سے اترا اور پھر دبے قدموں پستولوں کی طرف بڑھا چونکہ سب لوگ درخت ہٹانے میں بری طرح مصروف تھے اس لئے کسی کی نظر بھی پنگلو پر نہ پڑی۔

پنگلو نے بڑے اطمینان سے دونوں پستول اٹھائے اور بھاگتا ہوا قریبی درخت پر چڑھتا چلا گیا خوشی سے اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا ہوا اگر چھن چھنگلو کی صلاحیتیں ختم ہو گئیں یہ دونوں چیزیں اسے بے حد فائدہ دیں گی۔

مگر جب وہ اس جگہ پہنچا جہاں وہ چھن چھنگو کو چھوڑ کر آیا تھا تو وہ ٹھٹک کر رہ گیا۔ اس کا دل دھک سے رہ گیا اس نے سوچا بھی نہ تھا کہ چھن چھنگو کے ساتھ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

جیسے ہی چھن چھنگو نے درخت سے چھلانگ لگائی اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ دوسرے لمحے وہ منہ کے بل زمین پر جا گرا۔ زمین پر گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی مگر اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ وہ حرکت کرنے سے بالکل معذور ہو گیا تھا۔ وہ اسی طرح بے حس و حرکت منہ کے بل زمین پر گرا رہا۔ ایک لمبا سا تیر اس کی گردن کی پشت میں ترازو ہو گیا تھا۔

ننھا شہزادہ نیچے گرتے ہی تیزی سے اس

کی جیب سے باہر نکلا مگر اس سے پہلے
وہ اس کے جسم پر چڑھ کر تیر تک پہنچے
قریبی درخت سے ایک آدمی چھن چھنگو کی طرف
لپکا اور اس نے پھرتی سے چھن چھنگو کی گردن
سے تیر کھینچ لیا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑی
ہوئی ایک بوٹی کو اس زخم پر اچھی طرح
دیا جہاں تیر لگا تھا۔ اس بوٹی کے لگتے ہی
زخم فوری طور پر مندمل ہوگیا۔ اب یوں
محسوس ہوتا تھا جیسے وہاں کبھی زخم ہوا ہی
نہ ہو۔ اس کے بعد وہ آدمی واپس پلٹا اور
تیزی سے جنگل میں غائب ہوگیا۔

"یہ مجھے کیا ہوا ہے بونے شہزادے، میں
تو بالکل حرکت نہیں کرسکتا" چھن چھنگو نے بونے
شہزادے سے مخاطب ہوکر کہا۔

"چھن چھنگو، شہزادے کے شکاریوں نے تمہارے
جسم میں ایک بوٹی کا زہر تیر کی نوک پر
لگا کر داخل کر دیا ہے۔ اس بوٹی سے تم
دس بارہ گھنٹوں تک بالکل حرکت نہ کر سکو گے"
بونے شہزادے نے چھن چھنگو کو بتایا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ شہزادہ بے ایمانی
کر رہا ہے۔ وہ اس طرح مجھے بے بس کر کے
قابو کرنا چاہتا ہے" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"نہیں، شہزادے نے ایسا کرنے کا حکم
نہیں دیا۔ شہزادہ تو زخمی ہوکر اپنے محل میں
چلا گیا ہے۔ یہ کام شہزادے کے میر شکار
نے اپنی مرضی سے کیا ہے" بونے شہزادے
نے کہا۔

"اس کا کوئی علاج کرو بونے شہزادے، اس
طرح تو میں بے بس ہوکر ان کے قابو چڑھ
جاؤں گا" چھن چھنگو نے بونے شہزادے سے کہا۔

"چھن چھنگو! مجھے افسوس ہے کہ اس بوٹی
کا کوئی علاج نہیں ہے۔ دس بارہ گھنٹوں
کے بعد تم خودبخود ٹھیک ہو جاؤ گے مگر اس
سے پہلے کچھ نہیں ہوسکتا" بونے شہزادے
نے کہا۔

"اچھا مجھے سیدھا تو کردو۔ اس طرح تو
میں کچھ دیکھ بھی نہیں سکتا" چھن چھنگو نے
ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے

وہ کبھی بھی اتنا بے بس نہیں ہوا تھا۔ مگر بونا شہزادہ اتنا چھوٹا تھا کہ وہ اس کا بازو تک نہ ہلا سکا۔

اسی لمحے پنگو بندر وہاں پہنچا تھا اور اس نے جب چھن چھنگو کو یوں منہ کے بل زمین پر گرا ہوا دیکھا تو اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ چھن چھنگو کے ساتھ ایسا بھی ہو سکتا ہے چنانچہ اس نے درخت سے چھلانگ لگائی اور دوڑتا ہوا چھن چھنگو کے پاس پہنچا۔

"چھن چھنگو کیا ہوا، خیریت تو ہے، تم اس طرح کیوں پڑے ہوتے ہو"؟ پنگو نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں میرے دوست! شہزادے کے آدمیوں نے بے ایمانی کی ہے۔" چھن چھنگو نے قدرے مایوس لہجے میں کہا اور پھر اس نے پوری تفصیل سے سب بات پنگو کو بتائی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بونے شہزادے کا تعارف بھی پنگو سے کرا دیا۔

پنگو نے چھن چھنگو کو اب تک شہزادے چلوسک ملوسک کے متعلق تمام تفصیل بتائی اور چھن چھنگو کو وہ پستول بھی دکھاتے جو وہ ان سے اڑا کر لایا تھا۔

"یہ کام تم نے غلط کیا ہے، اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ تم نے چوری کی ہے اگر تم ان کے ہاتھوں سے جھپٹ لیتے تب ٹھیک تھا۔" چھن چھنگو نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مگر چھن چھنگو! یہ سوچو کہ اگر وہ یہ چیز تم پر استعمال کر دیتے تو تمہارے جسم کے ٹکڑے اُڑ جاتے۔" پنگو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"موت زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے بارے میں انسان کو فکر نہیں کرنا چاہیئے۔ بہرحال یہ چیزیں تم انہیں واپس کردو۔" چھن چھنگو نے اُسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا کام ہے چھن چھنگو! میں انہیں اڑا کر لایا ہوں۔ میں خود ہی سوچوں گا کہ انہیں

واپس کروں یا نہ کروں"۔ چنگو نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگو کچھ کہتا بونا شہزادہ بول پڑا۔

"چھن چھنگو! چلوسک ملوسک یہاں پہنچنے والے ہیں، ہوشیار ہو جاؤ"۔

"کیا ہوشیار ہو جاؤں۔ میں تو اب بے بس پڑا ہوا ہوں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا اس کا لہجہ بھی بے بسی سے پُر تھا۔

"بہت ظلم ہوا۔ ہمارے پستول ہی تو ہمارا کل سرمایہ تھے۔ ان پستولوں کے بغیر تو ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے"۔ ملوسک نے انتہائی مایوسی کے عالم میں کہا۔

"آخر ہمارے پستول گئے کہاں، کون لے گیا انہیں"۔ چلوسک نے بھی حیرت اور پریشانی سے پُر لہجے میں کہا۔

اسی لمحے ایک درخت کی آڑ سے نکل کر ایک نوجوان ان کی طرف بڑھا۔

"چلوسک ملوسک! تم دونوں کے پستول ایک بندر اٹھا کر لے گیا ہے اور یہ بندر وہی معلوم ہوتا ہے جو اس لڑکے چھن چھنگو کے ہمراہ تھا"۔

نوجوان نے ان سے مخاطب ہوکر کہا۔
"اوہ یہ تو بہت بُرا ہوا۔ اس بندر کو
ان پستولوں کی اہمیت کا کیا پتہ، وہ تو انہیں
ضائع کر دیگا" چلوسک نے مزید پریشان ہوتے
ہوتے کہا۔
"گھبرانے کی ضرورت نہیں، وہ بندر یقیناً تمہارے
پستول اس چھن چھنگلو کو جاکر دیگا اور ہم
آسانی سے اس سے یہ پستول حاصل کر سکتے
ہیں" نوجوان نے چلوسک ملوسک کو مشورہ دیتے
ہوتے کہا۔
"ہاں چلوسک! اس لڑکے کو ان پستولوں کے
متعلق کوئی علم نہیں۔ یقیناً اس کے لئے وہ
بےکار ہونگے۔ ہم اگر۔ اُسے قابو کرلیں تو وہ
پستول حاصل کر سکتے ہیں" ملوسک نے کہا۔
"تو ٹھیک ہے چلو، ہمیں فوراً اس کے
پاس پہنچنا چاہیئے" چلوسک نے کہا۔
"مگر وہ اس وقت ہے کہاں، اس بارے
میں تو ہمیں علم ہی نہیں" ملوسک نے کچھ
سوچتے ہوئے کہا۔

"آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں آپ کو اس
کے پاس لے چلتا ہوں" اس نوجوان نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں معلوم ہے تو چلو" چلوسک
نے کہا۔ اُسے مقابلہ وغیرہ بھول گیا تھا اب
تو انہیں اپنے پستولوں کی فکر تھی۔ جس کے
بغیر وہ اپنے آپ کو بالکل ہی بےبس اور ناکارہ
سمجھ رہے تھے۔ اپنے جہاز کو وہ ابھی کھول
نہیں سکتے تھے اس لئے ان کا واحد سہارا
یہی پستول ہی تھے
نوجوان ان دونوں کو ہمراہ لئے ہوئے درختوں
کے درمیان میں سے گزرتا چلا گیا اور پھر
تقریباً آدھ گھنٹہ چلنے کے بعد نوجوان اچانک
رک گیا۔
"اب آپ آگے جایئے۔ وہ لڑکا چھن چھنگلو
ایک درخت کے نیچے پڑا ہوا نظر آ جائیگا"۔
نوجوان نے ان سے مخاطب ہوکر کہا۔
"مگر وہ بندر" چلوسک نے تشویش بھرے لہجے
میں پوچھا۔
"وہ بھی کہیں آس پاس ہی ہوگا آپ فکر

نہ کریں ہم یہیں موجود ہیں۔ بندر ہمارے ہاتھ
سے بچ کر نہیں جاسکتا۔ اگر آپ اس سے
اپنے پستول حاصل نہ کر سکے تو ہم اس بندر
کو ہلاک کرکے بھی آپ کے پستول حاصل کر
لیں گے۔ مگر چونکہ شہزادہ حضور کا حکم ہے
کہ جب تک آپ حکم نہ دیں ہم مداخلت نہ
کریں اس لئے ہم خاموش ہیں۔ بہرحال جب
پانی سر سے اونچا ہو جائیگا تو ہمیں مداخلت
کرنی ہی پڑے گی۔" نوجوان نے انہیں تسلی
دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے بھاگتا
ہوا جنگل میں غائب ہوگیا۔

چلوسک ملوسک اس کے غائب ہوتے ہی
آگے بڑھے اور پھر انہیں دور ایک درخت کے
نیچے منہ کے بل چھن چھنگو لیٹا ہوا نظر آگیا۔
بندر دونوں ہاتھوں میں پستول لئے اس کے
قریب کھڑا تھا۔

"یہ نیچے کیوں پڑا ہوا ہے"؟ ملوسک نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں، مجھے تو فکر پستولوں کی
ہے۔"

ک نے کہا اور پھر وہ دونوں چلتے ہوئے
نگو کے قریب پہنچ گئے۔
انہیں قریب آتا دیکھ کر پنگلو بندر پستولوں
ت تیزی سے ایک درخت پر چڑھ گیا۔
"ہیں ہمارے پستول واپس کر دو چھن چھنگو!
ارے بندر نے ہمارے دونوں پستول چوری
لئے ہیں اور یہ اصول کے خلاف ہے" چلوسک
نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"اور جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے، کیا یہ
صول ہے۔ کیا یہی بات شرط میں طے ہوئی
تھی"؟ چھن چھنگو نے پشت کے بل لیٹے لیٹے
تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا مطلب؟ ہم نے کیا بے اصولی کی ہے"؟
لوسک نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بے اصولی نہیں تو اور کیا ہے کہ
شہزادے کے شکاریوں نے تیر کی نوک پر زہر
لگا کر میری پشت میں داخل کیا اور پھر ایک
بوٹی لگاکر زخم مندمل کردیا اور اس زہر کی
وجہ سے میں مفلوج ہوکر رہ گیا ہوں کیا مقابلہ

اسی طرح ہوتا ہے۔" چھن چھنگو نے پہلے سے
زیادہ تلخ لہجے میں جواب دیا۔
"اوہ اگر ایسا ہوا ہے تو یہ انتہائی گھٹیا
حرکت ہے۔ بہرحال ہم نے شہزادے کو یہ مشورہ
ہرگز نہیں دیا تھا۔" ملوسک نے افسوس کا اظہار
کرتے ہوئے کہا۔
"میں ہرگز نہیں جانتا کہ تم نے مشورہ دیا
تھا یا نہیں۔ بہرحال اب میں مفلوج پڑا ہوں
تم میرے ساتھ جو سلوک چاہو کر سکتے ہو
مجھے ہلاک کرنا چاہو تو کر سکتے ہو، قید کرنا
چاہو تو کر سکتے ہو۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"نہیں یہ غلط ہے اگر تمہیں بے بس کیا
گیا ہے تو پھر ہم بھی اس مقابلے سے
دستبردار ہوتے ہیں۔" چلوسک نے جواب دیا اور
پھر ملوسک نے بھی اس کی تائید کر دی۔
"مگر اب اس چاندنی پھول کا کیا ہوگا؟
کیا شہزادہ یہ پھول دینے کی اجازت دیدے
گا؟" چھن چھنگو نے کہا۔
"ہم اس سلسلے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جب

مقابلہ ہی نہیں ہوا تو یہ شرط بھی پوری نہیں
ہوئی اور جب تک شرط پوری نہ ہو ہم
شہزادے کو مجبور نہیں کر سکتے۔" چلوسک نے
جواب دیا۔
"ٹھیک ہے، میں شہزادے سے ایک بار
پھر بات کرونگا۔ پھر اس کے جواب کے بعد
میں سوچوں گا کہ کیا کیا جائے۔" چھن چھنگو
نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
"ہمارے پستول تو اپنے بندر سے واپس
کراؤ۔" چلوسک نے کہا۔
"ہاں! میں نے پہلے ہی چنگلو سے کہا
تھا کہ وہ تمہارے پستول واپس کر دے کیونکہ
یہ چوری بنتی ہے۔ اگر وہ تمہارے ہاتھوں
سے جھپٹ لیتا تب دوسری بات تھی۔" چھن چھنگو
نے جواب دیا۔
"شکریہ! تم واقعی بااصول آدمی ہو۔ ہمارے
دل میں تمہاری قدر اور بڑھ گئی ہے۔" چلوسک
نے کہا۔
"تم ایسا کرو، مجھے سیدھا کر دو۔ تاکہ میں

اسی طرح ہوتا ہے"۔ چھن چھنگو نے پہلے
زیادہ تلخ لہجے میں جواب دیا۔
"اوہ اگر ایسا ہوا ہے تو یہ انتہائی
حرکت ہے۔ بہرحال ہم نے شہزادے کو یہ
ہرگز نہیں دیا تھا"۔ ملوسک نے افسوس کا
کرتے ہوئے کہا۔
"میں ہرگز نہیں جانتا کہ تم نے مشورہ
تھا یا نہیں۔ بہرحال اب میں مفلوج پڑا
تم میرے ساتھ جو سلوک چاہو کر سکتے
مجھے ہلاک کرنا چاہو تو کر سکتے ہو، قید
چاہو تو کر سکتے ہو"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"نہیں یہ غلط ہے اگر تمہیں بے بس
گیا ہے تو پھر ہم بھی اس مقابلے سے
دستبردار ہوتے ہیں"۔ چلوسک نے جواب دیا
پھر ملوسک نے بھی اس کی تائید کر دی۔
"مگر اب اس چاندنی پھول کا کیا ہو گا؟
کیا شہزادہ یہ پھول دینے کی اجازت دیدے
گا؟" چھن چھنگو نے کہا۔
"ہم اس سلسلے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جب

مقابلہ ہی نہیں ہوا تو یہ شرط بھی پوری نہیں
ہوئی اور جب یہ شرط پوری نہ ہو ہم
شہزادے کو مجبور نہیں کر سکتے"۔ چلوسک نے
جواب دیا۔
"ٹھیک ہے، میں شہزادے سے ایک بار
پھر بات کروں گا۔ پھر اس کے جواب کے بعد
میں سوچوں گا کہ کیا کیا جائے"۔ چھن چھنگو
نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
"ہمارے پستول تو اپنے بندر سے واپس
کراؤ"۔ چلوسک نے کہا۔
"ہاں! میں نے پہلے ہی چنگو سے کہا
تھا کہ وہ تمہارے پستول واپس کر دے کیونکہ
یہ چوری بنتی ہے۔ اگر وہ تمہارے ہاتھوں
سے جھپٹ لیتا تب دوسری بات تھی"۔ چھن چھنگو
نے جواب دیا۔
"شکریہ! تم واقعی بااصول آدمی ہو۔ ہمارے
دل میں تمہاری قدر اور بڑھ گئی ہے"۔ چلوسک
نے کہا۔
"تم ایسا کرو، مجھے سیدھا کر دو تاکہ میں چنگو

سے کہہ سکوں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر ان دونوں نے اسے اٹھاکر سیدھا کر دیا۔

"پنگو! درخت سے نیچے اترو اور یہ پستول ان کو واپس کردو، مقابلہ ختم ہو گیا ہے"۔ چھن چھنگو نے پنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

اس کی بات سُنکر پنگو درخت سے نیچے اترا اور پھر اس نے دونوں پستول ان کی طرف پھینک دیئے۔

چلوسک ملوسک نے بڑی بے صبری سے دونوں پستول جھپٹ لئے اور پھر وہ انہیں غور سے دیکھنے لگے کہ کہیں وہ خراب نہ ہوگئے ہوں۔ مگر یہ دیکھ کر ان دونوں نے اطمینان کا سانس لیا کہ پستول صحیح تھے۔

اسی طرح اِردگرد کے درختوں سے کافی تعداد میں لوگ نکل کر وہاں آگئے۔ ان میں سے ایک لمبا تڑنگا آدمی آگے بڑھا اور چلوسک ملوسک سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔

"کیا مقابلہ ختم ہوگیا ہے؟"

"ہاں! ختم ہوگیا ہے۔ تم لوگوں نے زیادتی

کی ہے کہ اسے مفلوج کردیا ہے۔ اس طرح مقابلہ ہوتا ہے۔ اسے ٹھیک کرو"۔ چلوسک نے تلخ لہجے میں کہا۔

"یہ دس بارہ گھنٹوں سے پہلے ٹھیک نہیں ہو سکے گا۔ ہم نے تو حفظِ ماتقدم کے طور پر ایسا کیا تھا"۔ اس لمبے تڑنگے آدمی نے قدرے شرمندہ لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے، ہم شہزادے سے بات کریں گے فی الحال اسے اٹھاکر محل میں لے چلو"۔ چلوسک نے اُسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

چلوسک کے کہنے پر ایک آدمی نے آگے بڑھکر چھن چھنگو کو اٹھاکر پشت پر لادا اور پھر یہ قافلہ جنگل سے باہر کی طرف چلنے لگا۔ پنگو ان کے ساتھ ساتھ دوڑتا چلا جارہا تھا۔

بونا شہزادہ چلوسک ملوسک کے آنے پر ہی دوبارہ چھن چھنگو کی جیب میں گھس گیا تھا۔ چنانچہ چھن چھنگو کے ساتھ ہی بونا شہزادہ بھی ہمراہ جارہا تھا۔

شہزادے کی مرہم پٹی کر دی گئی تھی شکر تھا کہ اُسے شدید چوٹیں نہیں آئی تھیں مگر اس کے باوجود اُسے کافی عرصہ تک آرام کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔

اس وقت بھی وہ اپنے کمرہ خاص میں بستر پر لیٹا ہوا تھا اس کے جسم پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔

اُسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک کنیز اندر داخل ہوکر شہزادے کے سامنے رکوع کے بل جھک گئی۔

"کیا بات ہے"؟ شہزادے نے کنیز سے مخاطب ہوکر کہا۔

"شہزادہ حضور! میرشکار نے اطلاع دی ہے کہ چلوسک ملوسک اور چھن چھنگو نے اپنا مقابلہ ختم کر دیا ہے اور آپس میں صلح کرلی ہے"۔ کنیز نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا چلوسک ملوسک میرے ساتھ غداری کر سکتے ہیں۔ کہاں ہے میرشکار، اُسے میرے سامنے پیش کرو"۔ شہزادے نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی شہزادہ حضور"۔ کنیز نے کہا اور پھر مڑکر تیزی سے چلتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔

چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار اندر آنے والا خود میرشکار تھا۔ وہ شہزادے کے سامنے پہنچ کر رکوع کے بل جھکتا چلا گیا۔

"میرشکار! یہ ہم کیا سن رہے ہیں؟ کیا واقعی چلوسک ملوسک اور چھن چھنگو نے صلح کرلی ہے؟ ہمیں تفصیل بتاؤ"۔ شہزادے نے تشویش سے

پُر لہجے میں میر شکار سے مخاطب ہو کر کہا
"جی شہزادہ حضور! آپ نے صحیح سنا ہے
فی الحال ان دونوں نے مقابلہ ختم کر دیا ہے
اور آپس میں صلح کر لی ہے اب وہ
محل کی طرف آرہے ہیں" میر شکار نے مؤدبانہ
لہجے میں جواب دیا۔
"یہ سب کچھ کیسے ہوا؟ میرے دوست
دشمن کے ساتھ کیسے صلح کر سکتے ہیں
پوری تفصیل بتاؤ" شہزادے نے غصیلے لہجے
میں کہا۔
"شہزادہ حضور! آپ کے زخمی ہو جانے پر
چلوسک ملوسک نے اپنے دونوں پستول ایک
طرف رکھے اور ہم سب کے ساتھ مل کر اس
درخت کو ہٹانے میں مصروف ہوگئے اسی دوران
چھن چھنگو کے ساتھی بندر نے وہ دونوں پستول
اچک لئے اور انہیں لیکر چھن چھنگو کی طرف
دوڑ گیا۔ اُدھر آپکے زخمی ہوتے ہی میں نے
اس خیال سے کہ کہیں چلوسک ملوسک چھن چھنگو
سے مقابلہ نہ ہار جائیں۔ جسم کو مفلوج کر دینے

والا زہر ایک تیر کے ذریعے چھن چھنگو کے جسم
میں داخل کرکے اُسے مفلوج کردیا تاکہ چلوسک
ملوسک آسانی سے اُسے قابو کرسکیں مگر چلوسک
ملوسک تو اپنے پستولوں کو غائب دیکھکر حواس
ہی کھو بیٹھے۔ جس پر میرے ایک آدمی نے
انہیں بندر کے متعلق بتایا اور پھر اس کی
رہنمائی میں وہ دونوں چھن چھنگو کے پاس پہنچ
گئے اس وقت چھن چھنگو مفلوج حالت میں
پڑا ہوا تھا مگر چلوسک ملوسک نے اُسے قابو
میں کرنے کی بجائے پستول لینے کے لئے اس
سے صلح کرلی اور اب وہ اُسے اٹھاکر ساتھ
لے آرہے ہیں" میر شکار نے تفصیلات بتاتے
ہوئے کہا۔
"وہ لڑکا ابھی تک مفلوج ہے" شہزادے نے
کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
"ہاں! وہ ابھی آٹھ دس گھنٹوں تک اسی
حالت میں رہے گا" میر شکار نے جواب دیا۔
"بہت خوب، پھر ٹھیک ہے۔ میں محل
میں آتے ہی اُسے قتل کرا دونگا تاکہ نہ رہے

بانس نہ بجے بانسری۔ تم باہر جاؤ اور جلادوں
کو میرے پاس بھیج دو۔" شہزادے نے مسکراتے
ہوئے کہا اور میرشکار سلام کرکے واپس مڑا
اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر
چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد چار قوی ہیکل حبشی ہاتھوں
میں ننگی تلواریں اٹھائے اندر داخل ہوئے۔
"میرے کمرے میں چھپ جاؤ ابھی
میرے دوست چلوسک ملوسک ایک لڑکے اور
بندر کے ساتھ یہاں آئیں گے وہ لڑکا مفلوج
ہوگا۔ پھر جیسے ہی میں اشارہ کروں تم نے
اس لڑکے اور بندر کی گردنیں تن سے جدا
کر دینی ہیں۔" شہزادے نے انہیں حکم دیتے
ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی شہزادہ حضور۔" حبشیوں
نے کہا اور پھر وہ تیزی سے کمرے کے پردوں
کی آڑ میں چھپ گئے۔

کافی دیر انتظار کے بعد ایک کنیز دوبارہ کمرے
میں داخل ہوئی۔

"شہزادہ حضور! آپ کے دوست چلوسک ملوسک
لڑکے اور بندر کے ساتھ حاضر ہونا چاہتے
ہیں۔" کنیز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں احترام سے لایا جائے۔" شہزادے نے
کہا اور کنیز سلام کرکے کمرے سے باہر چلی گئی
تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور چلوسک ملوسک
اندر داخل ہوئے۔ ایک سپاہی نے چھن چھنگو کو
کندھے پر لادا ہوا تھا اور پنگلو بندر ویسے
ان کے ہمراہ تھا۔

چلوسک ملوسک اندر داخل ہوتے ہی سیدھے
شہزادے کی طرف دوڑے جبکہ سپاہی نے چھن چھنگو
کو فرش پر لٹا دیا اور خود خاموشی سے
باہر چلا گیا۔ پنگلو بندر خاموشی سے چھن چھنگو
کے پاس کھڑا ہوگیا۔

"میرے دوست شہزادے خوبرو کیا حال ہے
تمہارا"؟ چلوسک نے شہزادے کا ہاتھ اپنے ہاتھوں
میں لیتے ہوئے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"بس زندہ ہوں، شکر ہے کوئی زیادہ زخم
نہیں آئے مگر حکیموں نے کہا ہے کہ مجھے

طویل عرصے تک آرام کرنا چاہیئے۔" شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے خدا کا، اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچا لیا ورنہ جس وقت ہم نے تمہیں درخت کے نیچے سے نکالا تھا اس وقت تمہاری حالت بہت خراب تھی۔" ملوسک نے بھی محبت بھرے لہجے میں شہزادے سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں! پہلے پہل تو شاہی حکیم بھی گھبرا گئے تھے مگر خیر اللہ تعالےٰ نے بڑی مہربانی کی۔ تم لوگ سناؤ کیا تم مقابلہ جیت گئے۔" شہزادے نے ایک نظر فرش پر پڑے ہوئے چھپن چھپائی پر ڈالتے ہوئے ان دونوں سے پوچھا۔

"خاک جیت گئے۔ تمہارے آدمیوں نے مقابلے کا تمام مزہ کرکرا کردیا۔ مقابلے اس طرح ہوتے ہیں۔ یہ تو صریحاً بے ایمانی ہے کہ ایک فریق کو بے بس کردیا جائے اس لئے ہم نے مقابلہ فی الحال ملتوی کردیا ہے اور ہمیں تمہاری بھی فکر تھی۔" چلوسک ملوسک نے بیک وقت بولتے ہوئے کہا۔

"بہرحال کچھ بھی ہو، میں سمجھتا ہوں کہ تم مقابلہ جیت گئے۔ کیونکہ تم اسے بے بس کرکے یہاں اٹھاکر لائے ہو۔" شہزادے نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں شہزادے! ایسی بات نہیں، ہم بہادر اور بہادر مقابلے کے وقت اس طرح کے اوزار کا سہارا نہیں لیا کرتے۔" چلوسک نے بگڑ کر کہا۔

"مگر میں اس لڑکے کو اب زندہ نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ ہمارا مقدس پھول حاصل کرنا چاہتا تھا اور ایسا ارادہ کرنا بھی ہمارے ملک میں جرم ہے اور اس جرم کی سزا موت ہے اس مقابلے کی وجہ سے بھی میں صرف تمہاری ضد کی وجہ سے خاموش ہوگیا تھا ورنہ میں اس بھرے دربار میں اسے قتل کرا دیتا۔ اب تم نے اپنی ضد پوری کرلی ہے اس لئے میں اسے موت کی سزا دیتا ہوں۔" شہزادے نے تلخ لہجے میں کہا اور پھر اس نے لیٹے ہی لیٹے زور سے تالی بجائی۔ دوسرے لمحے پردوں کے پیچھے سے

چاروں جلاد ننگی تلواریں اٹھائے باہر نکل آئے
" اس فرش پر پڑے ہوئے لڑکے کو قتل کر[دو]"
شہزادے نے چیخ کر کہا اور چاروں جبشی تیز[ی]
سے چھن چھنگو کی طرف لپکے۔
" ٹھہرو"۔ چلوسک نے چیخ کر جبشیوں سے کہا
مگر جبشی تو شہزادے کا حکم سن چکے
وہ شہزادے کے علاوہ بھلا کس کی بات مان[تے]
تھے اس لئے چند ہی قدم اٹھاکر فرش پر
پڑے ہوئے چھن چھنگو کے قریب پہنچ گئے
پھر بیک وقت ان چاروں نے اپنی تلوار[یں]
فضا میں بلند کیں۔
" شہزادے انہیں روکو" چلوسک نے چیخ کر کہا
اور اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔
مگر شہزادہ خاموش رہا اور اسی لمحے جلادوں
نے تلواروں کو بجلی کی سی تیزی سے چھن چھنگو
کی طرف جھکایا۔
ادھر ملوسک نے پستول کا ٹریگر دبا دیا۔
اس کے پستول سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی
اور دوسرے لمحے ایک زبردست دھماکہ ہوا اور

چاروں جبشیوں کے جسم ٹکڑے ہوکر فرش
پر بکھر گئے۔
" یہ کیا کیا تم نے ملوسک! میں یہ گستاخی
برداشت نہیں کر سکتا"۔ شہزادے نے اپنے
جبشیوں کی موت پر غصے سے چیختے ہوئے
کہا۔
" اور میں بھی یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ
بغیر مقابلے کے تم ایک بے گناہ کو قتل کرادو
اگر تمہیں اس کے مارنے کا اتنا ہی شوق
ہے تو باقاعدہ مقابلے میں اس کا خاتمہ
کرو"۔ چلوسک نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔
" مگر میں تو زخمی ہوں، مقابلہ کیسے کر
سکتا ہوں۔ تم کرلو اس کے ساتھ مقابلہ، مگر
شرط یہ ہے کہ اسے ہر قیمت پر مارنا
ہے"۔ شہزادے نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
" ہاں! ہم اس بات کے لئے تیار ہیں
اگر تم اسے ختم کرنا ہی چاہتے ہو تو پھر
تمہارے دوست ہونے کی وجہ سے ہم بھی
تمہارے ساتھ ہیں مگر شرط یہ کہ اسے بھی

مقابلہ کرنے کی پوری آزادی ہوگی۔" چلوسک نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے، اسے ٹھیک ہونے دو۔ اس کے بعد کل صبح اسے محل سے باہر نکال دیا جائے گا اور تم بھی محل سے باہر چلے جانا پھر اس کی لاش لیکر ہی میرے پاس آنا۔" شہزادے نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ہمیں منظور ہے۔ کیوں چھن چھنگو کیا تمہیں یہ مقابلہ منظور ہے تمہیں کھلی آزادی ہوگی کہ تمہارا اگر داؤ چلے تو تم بھی ہمیں ختم کر سکتے ہو۔" چلوسک نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"میں اس قسم کے مقابلے کے حق میں نہیں ہوں۔ میں تو ایک نیک مقصد کے لئے یہ پھول حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اگر شہزادہ اس کی اجازت دے دے تو زیادہ بہتر ہے۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"میں ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دے

اور اگر ملوسک میرے جلادوں کا خاتمہ کر دیتا تو اب تک تمہارا قصہ ہی پاک ہو چکا ہوتا۔" شہزادے نے تلخ لہجے میں کہا۔

"ملوسک نے جلدی کی ہے ورنہ تمہارے جلادوں کا تب بھی یہی حشر ہوتا۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"اس کی انہی باتوں پر مجھے غصہ آتا ہے۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ چھوٹا سا لڑکا ہے اور مجھے کس دھڑلے سے چیلنج کر رہا ہے۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ اسے ہر قیمت پر ختم ہونا پڑے گا۔ میں اس کی گستاخیاں زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتا۔" شہزادے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"زیادہ غصہ مت کرو شہزادے! بس کہہ دیا کہ یہ ختم ہو جائے گا لیکن اس طرح نہیں جس طرح تم چاہتے ہو۔ اسے بھی وار کرنے کی پوری آزادی ہوگی" چلوسک نے شہزادے سے مخاطب ہوکر کہا اور پھر وہ دوبارہ چھن چھنگو

سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔
"بولو چھن چھنگو! کیا یہ مقابلہ تمہیں منظور ہے؟ اور یہ بھی سُن لو کہ اگر تم نے مقابلہ منظور نہ کیا تو پھر ہمارا کوئی واسطہ نہ ہوگا، پھر شہزادہ جانے اور تم جانو۔" چلوسک نے چھن چھنگو کو دھمکاتے ہوئے کہا۔
"دیکھو چلوسک ملوسک! تم مجھے دھمکیاں مت دو۔ میں کسی مقابلے سے نہیں ڈرتا۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ مجھے تمہارے خون سے ہاتھ نہ رنگنے پڑیں۔ ویسے اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو مجھے یہ مقابلہ منظور ہے۔ میں پوری کوشش کرونگا کہ تم دونوں کے سَر شہزادے کے سامنے لا ڈالوں مگر اس کے ساتھ میری یہ شرط ہوگی کہ اگر میں نے ایسا کر لیا تو شہزادے کو چاندنی پھول اپنی خوشی سے میرے حوالے کرنا پڑے گا پھر اس سلسلے میں کوئی بہانہ یا مکاری نہیں چلے گی۔" چھن چھنگو نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔
"کیوں شہزادے! کیا تم اس بات کا وعدہ

کرتے ہو کہ اگر یہ ہمیں ختم کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو تم اسے چاندنی پھول دے دوگے۔" چلوسک نے مڑ کر شہزادے کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اس کے پسٹول سے نکلنے والی شعاع چھن چھنگو کے چیتھڑے اُڑا دے گی۔
مگر شہزادہ بے حد سنجیدہ تھا اُسے یہ خیال آگیا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ چلوسک ملوسک چھن چھنگو کے ساتھ سازش کرلیں اور اس طرح وہ پھنس جاتے۔ چنانچہ اس نے چلوسک ملوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔
"چلوسک ملوسک! میں اس صورت میں وعدہ کرسکتا ہوں جب تم اپنی مقدس کتاب کی قسم کھاکر کہو کہ تم اپنی طرف سے چھن چھنگو کو ختم کرنے کی پوری سنجیدگی سے کوشش کروگے۔"
"ہم اپنی مقدس کتاب کی قسم کھاکر کہتے ہیں کہ ہم چھن چھنگو کو مقابلے میں ختم کرنے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔" چلوسک ملوسک

نے بیک وقت قسم کھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! اب مجھے اطمینان ہوگیا ہے اب میں چھن چھنگو سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر وہ مقابلے میں چلوسک ملوسک کا خاتمہ کر دے تو میں بخوشی چاندنی پھول اس کے حوالے کر دونگا۔" شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتبار ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد ان دونوں کو موت کی وادی میں پہنچا دوں۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"یہ تمہارا خام خیال ہے دوست! تمہاری موت اب یقینی ہو گئی ہے تمہارے پاس کل صبح تک کا وقت ہے۔ اگر تمہیں اپنی جان کی سلامتی منظور ہو تو صبح مقابلے سے دستبردار ہو جانا اور اس ملک سے باہر چلے جانا۔" چلوسک نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"جو اللہ کو منظور ہوگا وہی ہوگا دوستو! بہرحال مجھے تمہاری موت پر ہمیشہ افسوس رہے گا کیونکہ تم بہادر ہو اور میں بہادروں کی قدر کرتا

ہوں۔ شہزادہ خوامخواہ ضد میں آکر تمہیں گنوا رہا ہے۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"اچھا بس اب باقی باتیں ختم کرو۔" شہزادے نے کہا اور پھر اس نے زور سے تالی بجائی۔ تالی بجتے ہی ایک دربان اندر داخل ہوا۔

"اس لڑکے کو اٹھا کر مہمان خانے میں لے جاؤ اور اس کے ساتھی بندر کو بھی ہمراہ لے جاؤ۔ جب یہ ٹھیک ہو جاتے تو اسے کسی چیز کی کمی نہ ہونے دو۔ صبح ہوتے ہی ان دونوں کو محل سے باہر بھیج دینا۔" شہزادے نے حکم دیا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی شہزادہ حضور!" دربان نے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے جھک کر چھن چھنگو کو کندھے پر اٹھایا اور اسے لئے ہوتے کمرے سے باہر چلاگیا۔ پنگو بھی اس کے ساتھ ساتھ تھا۔

ان کے جانے کے بعد شہزادے نے چلوسک ملوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"دوستو! خوامخواہ کی مصیبت مول لے لی۔ اس

کا خاتمہ ہو جانے دینا تھا بہرحال ایسا کرنا
کہ تم سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی محل
کے دروازے پر کھڑے ہو جانا۔ پھر جیسے
ہی یہ لڑکا چھن چھنگو محل سے باہر آئے
اس کا خاتمہ کر دینا۔"

"ایسا ہی ہوگا شہزادے! تم فکر نہ کرو۔"
طوسک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا شہزادے! اب تم آرام کرو۔ کل ہی
اب اس لڑکے کے خاتمہ کے بعد باتیں ہونگی"۔
چلوسک نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر شہزادے نے
انہیں جانے کی اجازت دے دی اور وہ دونوں
شہزادے کے کمرے سے نکل کر اپنے خاص کمرے
کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ مطمئن تھے کہ صبح ہوتے
ہی اس لڑکے کا خاتمہ ہو جائیگا ویسے ان کے
ذہن میں یہ تصور تک نہ تھا کہ ہو سکتا
ہے کہ صبح کا سورج ان کی موت کا پیغام
لیکر طلوع ہو۔ انہیں ابھی تک چھن چھنگو کی
صلاحیتوں کا علم ہی نہ تھا ورنہ وہ یقیناً
اتنے مطمئن ہرگز نہ ہوتے۔

مہمان خانے میں چھن چھنگو کو پہنچانے کے
بعد دربان واپس چلا گیا۔

"اب کیا ہوگا چھن چھنگو! اگر تم اسی طرح
بے بس رہے تو یہ خوفناک پستول تمہارا خاتمہ
کر دیگا۔" پنگلو نے دروازہ بند ہوتے ہی
چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"بے فکر رہو، اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوگا
وہی ہوگا۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

اسی لمحے بونا شہزادہ بھی جیب سے باہر
نکل آیا۔

"ہاں بھئی بونے شہزادے! اب تم کیا کہتے
ہو؟" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بتاؤں میری تو عقل ہی ضبط ہو کر رہ گئی ہے۔ بڑے خوفناک پستول ہیں یہ۔ تم نے دیکھا ہے کہ سرخ شعاع کے نکلتے ہی ان چاروں حبشیوں کا کیا حشر ہوا ہے۔" بونے شہزادے نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"مگر وہ تمہاری صلاحیتیں کیا ہوئیں ان کو عمل میں لے آؤ۔" چھن چھنگو نے کہا۔

"ارے ہاں! مجھے تو خیال ہی نہیں آیا۔ میں تو یہ دیکھ سکتا ہوں کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ مجھے فوراً یہ دیکھنا چاہیئے کہ مقابلے کا کیا نتیجہ نکلے گا۔" بونے شہزادے نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

چند لمحوں بعد جب اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کے چہرے پر عجیب تاثرات تھے۔

"کیا ہوا۔ کیا دیکھا تم نے"؟ چھن چھنگو نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"کیا بتاؤں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ جیسے ہی میں نے آنکھیں بند کیں، مجھے یوں محسوس ہوا جیسے ہر طرف دھماکے ہو رہے ہوں۔ سرخ شعاعیں نکل رہی ہوں، پھر میں نے چلوسک ملوسک کو ہوا میں الٹا لٹکا ہوا دیکھا۔ پھر ایک عجیب منظر نظر آیا کہ ایک بہت بڑا اور گہرا کنواں ہے اور میں نے دیکھا کہ تم وہ دونوں بھائی چلوسک ملوسک اور پنگلو اس کنوئیں میں گر رہے ہیں اور کنوئیں کے منہ پر ایک ہیبت ناک دیو کھڑا ہے جس کے سر پر سینگ ہیں جو درمیان سے کٹے ہوئے ہیں۔ بس اس کے علاوہ مجھے اور کچھ نظر نہیں آیا۔" بونے شہزادے نے بتایا۔

"کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی کہ آئندہ کیا ہوگا۔" چھن چھنگو نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"چھن چھنگو! تم نے بتایا تھا کہ تمہاری صلاحیتیں صرف جنگل میں ختم ہو گئی تھیں مگر اب تو ہم جنگل میں موجود نہیں ہیں پھر تمہاری صلاحیتیں کیوں واپس نہیں آئیں۔" پنگلو نے اچانک چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ واقعی مجھے بھی اس بات کا خیال ہی نہیں آیا۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ بندر بابا سے بات کروں۔" چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کرکے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا۔

" بندر بابا بندر بابا! کیا تم میری بات سُن رہے ہو"؟ چھن چھنگو نے دل میں کہا۔

اور پھر چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر مسرت کی سرخی چھا گئی جب اُسے بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

" ہاں بیٹے! میں تمہاری بات سُن رہا ہوں"۔

" بندر بابا! میری صلاحیتیں واپس کیوں نہیں آئیں"؟ چھن چھنگو نے پوچھا۔

" بیٹے تم نے فخر و غرور کیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے تمہاری صلاحیتیں چھین لی تھیں۔ مگر ایسا صرف اس وقت ہوا تھا جب تم جنگل میں تھے۔ اب تم جنگل سے باہر آگئے ہو۔ مگر اس کے باوجود تم نے

ں مقدس پھول کو حاصل کرنے
بے گناہ انسانوں کے خون سے ن چھنگو کو
اعلان کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کو واپس آگئی
یں ہے۔ اس لئے جنگل سے اور پھر اچھل
باوجود تمہاری صلاحیتیں واپس
ئیں"۔ بندر بابا نے جواب دیا۔ نے مجھ
" مگر بندر بابا! میں نے تو مجبوراً الیہ حیتیں
ہے۔ مجھے اس پر مجبور کر دیا گیا تھا و
تو خود نہیں چاہتا کہ ایسا ہو۔" چھن چھنگو
پریشان لہجے میں جواب دیا۔

" دیکھو بیٹے! تمہیں یہ صلاحیتیں ظالموں کا
ابلہ کرنے کے لئے دی گئی ہیں۔ اس لئے
یں دی گئیں کہ تم انہیں بے گناہ انسانوں
کے خلاف استعمال میں لے آؤ۔ اب بھی وقت
ہے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ اپنی صلاحیتوں سے
ان دونوں کو ختم نہیں کرو گے تو میں
اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ تمہاری صلاحیتیں
واپس عنایت کر دے۔" بندر بابا نے کہا۔

" میں وعدہ کرتا ہوں بندر بابا کہ میں ان

"اوہ واقعی تم سے نہیں ماروں گا صرف اپنا
ہی نہیں آیا گا۔" چھن چھنگو نے فوراً ہی وعدہ
سے بات کی۔
اس نے آنکھیں بند کر کے پنگو! کوشش کر کے ان دونوں سے
بندر بابا کو یاد کیا۔ کیونکہ تم ان کے تعاون
"بندر بابا بڑے سے بہار پھول حاصل نہیں
رہے ہو۔" بندر بابا نے جواب دیا۔
"یہ تو آپ کی بات درست ہے بندر بابا
مگر مسئلہ تو چاندنی پھول کا بنا ہوا ہے
اگر اس کے حاصل کرنے میں شہزادے کی
رضامندی کی شرط نہ ہوتی تو یہ سب بکھیڑا
ہی پیدا نہ ہوتا۔ اب میں مجبور ہوں کیونکہ
شہزادہ کسی بھی حالت میں چاندنی پھول دینے
کی حامی ہی نہیں بھرتا۔" چھن چھنگو نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"ہمت نہ ہارو بیٹے! سب ٹھیک ہو
جائیگا۔ تمہاری نیت نیک ہے اس لئے اللہ تعالیٰ
ضرور تمہاری امداد کرے گا اچھا خداحافظ۔ اپنا
وعدہ یاد رکھنا۔" بندر بابا نے کہا اور پھر ان

آواز بند ہوگئی۔
اس کے ساتھ ہی اچانک چھن چھنگو کو
محسوس ہوا کہ اس کی صلاحیتیں واپس آگئی
ہیں۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر اچھل
کر بیٹھ گیا۔
"خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھ
پر مہربانی کی ہے اور مجھے میری صلاحیتیں
واپس کر دی ہیں۔" چھن چھنگو نے مسرت
بھرے لہجے میں کہا۔
پنگو یہ سن کر خوشی سے ناچنے لگا۔
"اب پتہ چلے گا کہ ان دونوں کو کہ
کون جیتتا ہے" پنگو نے خوشی سے اچھلتے
ہوئے کہا۔
"ہاں! دیکھو کیا ہوتا ہے۔ بہرحال اب
سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ تم بے فکر
رہو۔" چھن چھنگو نے کہا۔ اور پھر چونکہ وہ
بے حد تھکا ہوا تھا اس لئے وہ آنکھیں بند
کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا۔
اور پھر چھن چھنگو کو سوتا دیکھ کر پنگو

بھی خاموش ہوگیا۔

بونا شہزادہ تو پہلے ہی خاموش تھا، اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

چند لمحوں بعد وہ تینوں نیند کی وادی میں پہنچ گئے اور کمرہ چھن چھنگو کے خراٹوں سے گونجنے لگا۔

چلوسک ملوسک شہزادے کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں پہنچے تو بستر پر بیٹھتے ہی ملوسک نے چلوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"چلوسک! یہ سب کچھ مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔ ہم نے خوامخواہ اس بےچارے لڑکے کو ختم کرنے کی قسم کھائی"۔

"ہاں! وہ بےچارہ مفت میں مارا جائے گا مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔ ایک تو ہم قسم کھا بیٹھے ہیں دوسری بات یہ کہ اگر ہم ایسا نہ کرتے تو شہزادہ اُسے ویسے ہی قتل کرا دیتا۔ اس طرح کم سے کم اس لڑکے کو مقابلہ کرنے کا موقعہ تو مل ہی جائے گا"۔ چلوسک

نے جواب دیا۔

"ایک خیال میرے ذہن میں آرہا ہے کہ جس کام کو ہم بہت آسان سمجھے ہوئے ہیں ہوسکتا ہے وہ اتنا آسان ثابت نہ ہو۔" ملوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟ اس میں مشکل کونسی بات ہے؟ بس ایک فائر ہوگا اور معاملہ ختم۔" چلوسک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں چلوسک! شاید ایسا نہ ہو۔ میری چھٹی حس بتا رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ ہوگا ضرور۔ مجھے وہ لڑکا اتنا سادہ لوح نظر نہیں آتا جتنا وہ اپنے آپ کو ظاہر کررہا ہے۔" ملوسک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آخر اس خیال کی کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور ہوگی۔" چلوسک نے پوچھا۔

"بس وجہ تو کوئی نہیں، یونہی میرا خیال ہے۔" ملوسک کچھ تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔

"تمہارا خیال غلط ہے۔ اگر یہ لڑکا کسی کام کا ہوتا تو جنگل میں یوں بے بس نہ پڑا

ہوتا۔" چلوسک نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں! تمہاری بات بھی اپنی جگہ درست ہے۔ بہرحال جس اطمینان سے وہ بات کرتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور ہے جو ہمارے لئے خطرے کا باعث ہوگی۔" ملوسک نے جواب دیا۔

"ارے چھوڑو اس خیال کو، جو ہوگا صبح دیکھا جائے گا۔" چلوسک نے بستر پر دراز ہوتے ہوئے لاپرواہی سے کہا۔

پھر ملوسک بھی خاموش ہوکر اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک الجھن کے آثار تھے۔

چند لمحوں بعد چلوسک اچانک اٹھ بیٹھا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر پستول نکالا اور پھر اسے سرہانے کے نیچے رکھتے ہوئے ملوسک سے مخاطب ہوا۔

"ملوسک ملوسک۔"

"کیا بات ہے"؟ ملوسک نے کاہلی سے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"اپنا پستول جیب سے نکال کر سرہانے کے نیچے رکھ لو"۔ چلوسک نے اس سے مخاطب ہوکر کہا۔

"وہ کیوں"؟ ملوسک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے کہ کہیں اس لڑکے کا ساتھی بندر رات کو ہمارے پستول نہ لے اڑے۔ اگر ایسا ہوا تو ہم بےبسی کی موت مارے جائیں گے"۔ چلوسک نے جواب دیا۔

"اوہ تمہاری بات درست ہے مجھے تو اس کا خیال ہی نہیں آیا تھا"۔ ملوسک نے کہا اور پھر اس نے بھی جیب سے پستول نکالا اور اسے اپنے سرہانے کے نیچے رکھتے ہوئے آنکھیں بند کرلیں۔

پھر جب ان دونوں کی آنکھ کھلی تو دروازے پر دستک دی جا رہی تھی۔ چلوسک نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔

دروازے پر ایک دربان موجود تھا۔

"شہزادہ حضور کا حکم ہے کہ آپ دونوں کو صبح ہونے سے پیشتر محل کے دروازے پر پہنچا دیا جائے کیونکہ مہمان خانے میں موجود لڑکا صبح ہوتے ہی باہر پہنچا دیا جائیگا"۔ دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ، اچھا ٹھیک ہے۔ ہم چند لمحوں میں تیار ہو جاتے ہیں"۔ چلوسک نے کہا۔ ملوسک بھی اٹھ بیٹھا تھا۔

ان دونوں نے تیزی سے کپڑے تبدیل کئے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور پھر اپنے پستول سنبھالتے ہوئے وہ دونوں کمرے سے باہر نکل آئے۔ دربان کی راہنمائی میں وہ مختلف راہداریوں سے گزر کر محل کے بڑے دروازے پر پہنچ گئے۔

دربان نے دروازہ کھولا اور پھر ان دونوں کو باہر نکال دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ دوبارہ بند ہوگیا۔

"ہمیں سامنے موجود درختوں کے پیچھے چھپ جانا

چاہیئے۔ پھر جیسے ہی وہ لڑکا باہر نکلے۔ ہم فوراً ہی اس پر فائر کر دیں تاکہ جتنا جلد یہ معاملہ نپٹ سکے نپٹ جائے۔" چلوسک نے کہا اور ملوسک نے تائید میں سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ دونوں درختوں کی آڑ میں چھپ گئے انہوں نے پستول نکال کر ہاتھوں میں لے لئے اب وہ چھن چھنگو پر فائر کرنے کے لئے بالکل تیار تھے۔

چھن چھنگو اطمینان سے سویا ہوا تھا کہ دروازے پر زور سے دستک ہوئی اور پھر ایک دربان اندر داخل ہوا۔

"اٹھو لڑکے! شہزادہ حضور کا حکم ہے کہ تمہیں محل سے باہر پہنچا دیا جائے۔" دربان نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اچھا! کیا صبح ہوگئی ہے؟" چھن چھنگو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ہونے والی ہے، چلو تیار ہو جاؤ۔" دربان نے جواب دیا۔

"چلو میں تیار ہوں۔" چھن چھنگو نے کہا اور پھر بستر سے نیچے اتر آیا۔ بونا شہزادہ پہلے ہی

اس کی جیب میں موجود تھا۔ پنگو بھی اس
کے ہمراہ چل پڑا۔
"چھن چھنگو! میں دیکھ رہا ہوں کہ چلوسک
ملوسک محل کے دروازے کے باہر درختوں کی
آڑ میں موجود ہیں اور تم پر محل سے باہر
نکلتے ہی اپنے پستولوں سے حملہ کر دیں گے"۔
بونے شہزادے نے جیب کے اندر سے ہی
چھن چھنگو کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔
"اس اطلاع کا بے حد شکریہ! تمہاری صلاحیتیں
واقعی بڑے کام کی ہیں۔ ورنہ ہوسکتا تھا کہ
میں بے خبری میں ہی مارا جاتا"۔ چھن چھنگو نے
جواب دیا۔
"کیا بات ہوئی"؟ پنگو نے پوچھا اور چھن چھنگو
نے بونے شہزادے کی اطلاع اسے بھی بتا دی۔
"تو ٹھیک ہے چھن چھنگو! تم دروازے پر
پہنچو، میں الگ ہوکر جاؤں گا۔ کم سے کم ان
میں سے ایک کا پستول تو میں چھین ہی لوں گا۔
دوسرے کو تم سنبھال لینا"۔ پنگو نے کہا اور
پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگو اُسے روکتا وہ

چھلانگیں لگاتا ہوا ایک راہداری میں غائب ہوگیا۔
چھن چھنگو دربان کے ساتھ چلتا ہوا محل کے
بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔
دربان کے اشارے پر دروازے پر موجود
سپاہیوں نے پھاٹک کھول دیا اور دربان نے
چھن چھنگو کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔ چھن چھنگو
خاموشی سے چلتا ہوا پھاٹک سے باہر آگیا۔
دروازے سے باہر آتے ہی اس نے دیکھا
کہ ایک درخت پر سے پنگو اچانک نیچے
جھپٹا اور دوسرے لمحے اس نے چلوسک کے
ہاتھ سے پستول جھپٹا اور بھاگ کھڑا ہوا۔
"ارے میرا پستول"۔ چلوسک نے چیخ کر کہا
اور پھر وہ بے اختیار دیوانہ وار پنگو کے پیچھے
بھاگ کھڑا ہوا۔
ملوسک جو چھن چھنگو کو دیکھ کر اس پر فائر
کرنے ہی والا تھا کہ چلوسک کی آواز سُن
کر بے اختیار اچھل پڑا اور اُسی لمحے اس کی
انگلی ٹریگر پر دب گئی۔ پستول سے سُرخ
رنگ کی شعاع نکلی مگر ہاتھ بہکنے کی وجہ سے

نشانہ بھی بہک گیا اور سرخ شعاع چھن چھنگو
پر پڑنے کی بجائے محل کے پھاٹک پر پڑی
اور ایک زبردست دھماکے سے پھاٹک ریزہ ریزہ
ہوکر ہوا میں بکھر گیا۔ اور پھاٹک پر موجود
سپاہیوں کی چیخوں سے فضا گونج اٹھی۔
چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے اپنی انگلی ملوسک
کی طرف اٹھائی اور دوسرے لمحے وہ درخت
جس کی آڑ میں ملوسک چھپا ہوا تھا اچانک
غائب ہوگیا اور ملوسک ہاتھ میں پستول لئے
اس کے سامنے کھڑا رہ گیا۔ وہ حیرت سے
بُت بنا ہوا تھا اس کی سمجھ میں نہیں آ
رہا تھا کہ آخر درخت کہاں غائب ہوگیا۔
اُسی لمحے پنگلو نے اس پر ایک طرف سے
چھلانگ لگائی مگر ملوسک اپنی جگہ سے ہٹ گیا
اور پنگلو اس کے ہاتھ سے پستول چھیننے
میں کامیاب نہ ہوسکا۔
اس حملے سے ملوسک ہوش میں آگیا اس
نے پھرتی سے اپنا پستول سیدھا کیا اور پھر
اس سے پہلے کہ چھن چھنگو سنبھلتا ملوسک نے

ار کر دیا۔
اس بار سرخ شعاع سیدھی چھن چھنگو پر
پڑی۔ چھن چھنگو نے چھلانگ لگاکر ایک طرف ہٹنا
چاہا مگر سرخ شعاع نے اُسے گھیر ہی لیا۔
اور پھر ایک زبردست دھماکہ ہوا اور ہر طرف
آگ کے شعلے اور دھواں سا چھا گیا۔
"وہ مارا"۔ ملوسک نے خوشی سے اچھلتے ہوئے
کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا، پنگلو
نے ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگائی۔ اور
اس بار وہ ملوسک کے ہاتھوں سے پستول
چھیننے میں کامیاب ہو ہی گیا مگر جیسے ہی
وہ دونوں پستول لے کر بھاگا، چلوسک نے جو
اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا اچانک اس پر
چھلانگ لگائی اور پھر پنگلو نے اس کے ہاتھوں
سے بچنے کی کوشش کی مگر چلوسک نے اُسے
جھپٹ ہی لیا۔ اور پھر اس نے دونوں
پستول اس کے ہاتھوں سے چھین کر ملوسک کی
طرف پھینکے۔ اور پنگلو کو اپنے گھٹنوں کے

نیچے دباکر ہلاک کرنے کی کوشش کرنے لگا۔
ادھر جب چھن چھنگو کے گرد دھواں چھٹا تو ملوسک یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ چھن چھنگو اسی طرح صحیح سلامت کھڑا ہوا ہے۔ اس کو آنچ تک نہیں آئی تھی۔
ملوسک نے دوسری بار اس پر فائر کرنا چاہا مگر اسی لمحے چھن چھنگو نے انگلی اٹھائی اور اس کے ساتھ ہی ملوسک کے ہاتھوں سے نہ صرف پستول نکلتے چلے گئے بلکہ وہ خود بھی فضا میں اٹھتا چلا گیا۔
فضا میں اٹھتے ہی اس کے جسم نے ایک قلابازی کھائی اور اب وہ فضا میں الٹا لٹکا ہوا تھا اور نہ صرف ملوسک کا یہ حال ہوا بلکہ چلوسک جو پنگلو کا گلا دبانے میں مصروف تھا اس کا بھی یہی حشر ہوا اور وہ بھی بے بسی سے ہاتھ پیر مارتا ہوا فضا میں الٹا لٹکنے لگا۔
اپنے سینے سے چلوسک کا دباؤ ہٹتے ہی پنگلو تیزی سے اچھلا اور اس نے زمین پر

پڑے ہوئے دونوں پستول اٹھائے اور انہیں لے کر چھن چھنگو کی طرف بڑھ گیا۔
محل کا پھاٹک اڑنے اور ان دونوں کے درمیان ہونے والے مقابلے کی خبر شہزادے تک پہنچ گئی تھی اس لئے شہزادہ اپنے حفاظتی دستے سمیت محل کے اڑے ہوئے دروازے پر پہنچ گیا تھا وہ بھی بڑی حیرت بھری نظروں سے یہ نظارہ دیکھ رہا تھا جیسے ہی اس نے چلوسک ملوسک کو بے بس دیکھا، اس نے اپنے محافظ دستے کو اشارہ کیا اور محافظ دستے نے اچانک چھن چھنگو پر تیروں کی بارش کر دی۔
مگر چھن چھنگو بھی ہوشیار تھا اس نے تیزی سے مڑ کر اپنے ہاتھ کو فضا میں دائرے کی صورت میں حرکت دی اور محافظ دستے کی کمانوں سے نکلے ہوئے تیر پلٹ کر ان کی طرف بڑھنے لگے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے شہزادے کا محافظ دستہ اپنے ہی تیر کھاکر زمین پر آ گرا۔ ان کے منہ سے

نکلنے والی چیخوں سے پوری فضا گونج اٹھی شہزادے نے یہ صورت حال دیکھکر واپس محل میں بھاگنے کی کوشش کی مگر چھن چھنگو کی انگلی کے اشارے نے اُسے پتنگ کی طرح فضا میں اٹھالیا اور پھر وہ بھی اڑتا ہوا چلوسک ملوسک کے ساتھ آکر الٹا لٹک گیا۔ چلوسک ملوسک اور شہزادے تینوں کی خوف اور حیرت کے مارے بُری حالت تھی۔

چھن چھنگو نے دونوں پستول سنبھالے اور پھر دو قدم آگے بڑھکر وہ ان کے قریب آکر رک گیا۔ اس نے دونوں پستولوں کا رخ ان تینوں کی طرف کیا اور ٹریگروں پر اس کی انگلیاں جم گئیں۔

"ٹھہرو ٹھہرو! ہمیں مت مارو! میں بخوشی تمہیں چاندنی پھول لے جانے کی اجازت دیتا ہوں"۔ شہزادے نے چیختے ہوئے کہا۔

اور اس کی بات سنکر چھن چھنگو کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

چلوسک ملوسک دونوں خاموش تھے انہیں یہ

بات سمجھ میں ہی نہ آرہی تھی کہ آخر ان کے ساتھ ہوا کیا ہے۔

"تم دونوں کیا کہتے ہو؟" چھن چھنگو نے چلوسک ملوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ بے بس ہیں تم جو چاہو کر سکتے ہو" چلوسک نے جواب دیا۔

"ملوسک نے تو مجھے مارنے کی کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ یہ تو میں تھا جو اس کے پستول سے نکلی ہوئی سرخ شعاع سے بچ نکلا ورنہ تو اب تک میرے جسم کے ہزاروں ٹکڑے ہو چکے ہوتے"۔ چھن چھنگو نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"اور مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ تم کیسے بچ نکلے۔ یہ شعاع تو پہاڑ پر پڑے تو اسے ریزہ ریزہ کر دیتی ہے۔ پھر یہ تم پر بے اثر کیوں ہوئی؟" ملوسک نے ایسے ہوتے لہجے میں کہا۔

"جو شخص کسی نیک مقصد کے لئے کام کر رہا ہو، اس کی مدد اللہ تعالٰے خود کرتا

ہے اور یہ بات تو تم بھی جانتے ہوگے کہ جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ اب ہمیں یقین ہوگیا ہے کہ واقعی اللہ تعالےٰ تمہاری امداد کر رہا ہے۔ تم یقیناً کسی نیک مقصد کے لئے خلوص کے ساتھ کام کر رہے ہو۔ ہم تم سے شرمندہ ہیں کہ ہم نے تمہاری راہ میں رکاوٹ پیدا کی۔ بہرحال اب ہم شکست کھا چکے ہیں تم جو سلوک ہمارے ساتھ چاہو کر سکتے ہو۔" چلوسک نے جواب دیا۔

"تم دلیر ہو اور بہادر بھی۔ جس طرح تم نے شہزادے کے کمرے میں مجھے جلادوں سے بچایا تھا اس سے تمہاری نیک فطرت کا مجھے اندازہ ہوگیا ہے۔ میں تمہیں معاف کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی دعوت بھی دیتا ہوں کہ اگر تم چاہو تو اس نیک مقصد میں میرے ہمراہ کام کرو۔ مجھے تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا کر خوشی ہو رہی

ہے"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم بخوشی تیار ہیں"۔ چلوسک ملوسک نے یک وقت جواب دیا۔

اور پھر چھن چھنگو نے ایک بار پھر انگلی ے اشارہ کیا اور وہ تینوں سیدھے ہوکر مین پر کھڑے ہوگئے۔ چھن چھنگو نے ان دونوں کے پستول انہیں لوٹاتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ تم آئندہ انہیں صرف ظالموں کے خلاف ہی استعمال کروگے"۔

"شکریہ! ہم یقیناً ایسا ہی کریں گے"۔ ان دونوں نے پستول سنبھالے اور پھر آگے بڑھکر بڑے خلوص سے چھن چھنگو سے مصافحہ کیا۔ شہزادہ انہیں اپنے ساتھ لے کر واپس حل میں آگیا۔

"شہزادہ حضور! اب آپ چاندنی پھول کی اجازت دے چکے ہو اس لئے ہمیں فوراً یہ پھول لیکر اس جادوگر کے جزیرے کی طرف چلنا چاہیئے۔ بیچاری شہزادی گل بانو کا ایک ایک لمحہ عذاب میں گزر رہا ہوگا اور اس جھگڑے

میں پہلے ہی کافی وقت گذر چکا ہے" چھن چھنگو نے شہزادے سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں! تم جاکر وہ پھول توڑ لو میری طرف سے اجازت ہے۔ اگر تم اجازت دو تو میں بھی تمہارے ہمراہ چلوں"۔ شہزادے نے کہا۔

"نہیں شہزادے! تمہاری اس ملک میں زیادہ ضرورت ہے۔ ہم واپسی میں تمہیں ضرور ملیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ سب اُٹھ کر شاہی باغ میں آتے اور چھن چھنگو نے آگے بڑھ کر چاندنی پھول توڑ لیا۔

"چھن چھنگو! دو دیو ہمارے غلام ہیں اگر تم کہو تو ہم انہیں بلاکر ان سے جزیرے کے متعلق پوچھیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے متعلق تفصیلات جانتے ہوں"۔ چلوسک نے اچانک کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"دیو تمہارے غلام ہیں۔ انہیں تم نے کیسے غلام بنا لیا"؟ چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"شہزادہ خوبرو کی منگیتر کو زرباٹا[1] دیو اٹھا کر

[1] لے۔ ان کے لئے چلوسک طوسک سیریز کا دلچسپ ناول "چلوسک طوسک اور زرباٹا دیو"

لے گیا تھا۔ ہم نے مقابلہ کرکے اس کا خاتمہ کر دیا اور اس کے دو دیوؤں کو غلام بنا لیا"۔

"خوب بہت خوب! پھر تو تم بھی میرے ہی ساتھی ہو۔ بہرحال ان سے پوچھ لو۔ ہوسکتا ہے کوئی اہم معلومات مل جائیں"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا،

اور چلوسک نے دل ہی دل میں ان دونوں دیوؤں کو یاد کیا۔ چند لمحوں بعد ایک زوروار گونج کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں دیو فضا میں اڑتے ہوئے آتے اور ان کے سامنے اتر کر کھڑے ہوگئے۔

"حکم کریں آقا"۔ دونوں دیوؤں نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو! کیا تم نیلے جزیرے کے متعلق کچھ جانتے ہو جس میں بہار پھول موجود ہے اور اس جزیرے پر ایک ظالم جادوگر کا قبضہ ہے"۔ چھن چھنگو نے ان دونوں دیوؤں سے مخاطب ہوکر پوچھا۔

"ہاں جناب! ہم نیلے جزیرے کو جانتے ہیں وہاں کابوس جادوگر کا قبضہ ہے کابوس جادوگر کا گہرا دوست ٹوٹامو دیو ہمارا دوست ہے اگر آپ کہیں تو ہم آپ کو ٹوٹامو دیو کے پاس لے چلتے ہیں وہ یقیناً آپ کی مدد کرے گا" ان میں سے ایک دیو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ ٹوٹامو دیو ہماری اس جادوگر کے خلاف مدد کرے گا جب کہ وہ اس کا دوست بھی ہے" چلوسک نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یقیناً جناب! وہ جادوگر کی نسبت ہمارا زیادہ اچھا دوست ہے وہ اس جادوگر کی تمام کمزوریاں جانتا ہے" دیو نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے۔ چلو ٹوٹامو دیو سے مل لیتے ہیں۔ ہماری مدد نہیں کرے گا تو خود ہی نقصان اٹھائے گا۔ ہمارا کیا بگاڑے گا" چھن چھنگلو نے لاپرواہی سے کہا۔

"ٹوٹامو دیو یہاں سے تھوڑی دور ایک

پہاڑی پر رہتا ہے۔ آپ ہماری پشت پر سوار ہو جائیں ہم ابھی آپ کو اس تک پہنچا دیتے ہیں" دیو نے جواب دیا۔

اور پھر ایک دیو کی کمر پر چھن چھنگلو اور پنگلو سوار ہو گئے جبکہ دوسرے دیو کی پشت پر چلوسک ملوسک سوار ہو گئے اور دیو انہیں لئے ہوئے تیزی سے فضا میں بلند ہوتے چلے گئے۔

دیوؤں کی پشت پر سوار ہوکر وہ ابھی تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں دور سے ایک ویران پہاڑی سلسلہ نظر آنے لگا۔ دیو کافی تیز رفتاری سے اڑے چلے جا رہے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں دیو ایک پہاڑی کی چوٹی پر اتر گئے اس پہاڑی کے دامن میں ایک کافی بڑا محل نظر آرہا تھا جس کے گرد خوفناک دیو پہرہ دے رہے تھے۔

چلوسک ملوسک اور چھپن چھپنگو۔ ان دیوؤں کے ہمراہ محل کے پھاٹک پر پہنچ گئے۔

"ٹوٹامو دیو کو اطلاع دو کہ اس کے دوست کاٹو اور ماٹو دیو آئے ہیں"۔ ان دونوں دیوؤں نے دربان دیوؤں سے مخاطب ہوکر کہا۔ اور پھر ان میں سے ایک دیو محل کے اندر چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد محل کا پھاٹک کھل گیا اور چلوسک ملوسک اور چھپن چھپنگو نے دیکھا کہ ایک خوفناک شکل والا دیو ان کے سامنے کھڑا تھا اس کے سر پر سینگ تو موجود تھے مگر وہ درمیان سے کٹے ہوئے تھے اور اس کے دو باہر نکلے ہوئے دانتوں نے اس کی شکل اور بھی زیادہ ہیبت ناک بنا دی تھی۔

"اوہ میرے دوست کاٹو ماٹو آئے ہیں۔ خوش آمدید۔ یہ آدم زاد کون ہیں"؟ اس خوفناک دیو نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ٹوٹامو دیو! یہ دونوں ہمارے آقا ہیں اور یہ ان کا دوست ہے ہم نیلے جزیرے کے متعلق تم سے بات کرنے آئے ہیں۔" کاٹو دیو نے چلوسک ملوسک اور چھپن چھپنگو کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ نیلا جزیرہ، کابوس جادوگر کا جزیرہ۔ کیوں کیا ہوگیا اس جزیرے پر"؟ ٹوٹامو دیو نے چونک کر پوچھا۔

"ہمارے آقا وہاں جانا چاہتے ہیں"۔ ماڑ دیو نے جواب دیا۔

"اچھا اچھا، آؤ اندر بیٹھ کر بات کرتے ہیں"۔ ٹوٹامو دیو نے کہا اور پھر وہ انہیں ہمراہ لیتے ہوئے محل میں آگیا۔

یہ بہت بڑا اور خاصا خوبصورت محل تھا۔ ٹوٹامو دیو ان کو ہمراہ لیکر ایک بڑے کمرے میں آگیا۔ یہاں بڑی بڑی کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اس نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود ایک طرف بچھے ہوئے تخت پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ہاں تو دوستو! اب بتاؤ کہ نیلے جزیرے پر تم لوگ کیوں جانا چاہتے ہو"؟

"ہم وہاں سے بہار پھول حاصل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ میری بہن بیمار ہے اور شاہی

نجومیوں نے بتایا ہے کہ اس کا علاج صرف بہار پھول سے ہی ہو سکتا ہے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"بہت خوب! مگر کابوس جادوگر تو بے حد ظالم ہے اور وہ کسی بھی صورت میں بہار پھول دینے پر تیار نہیں ہوگا کیونکہ بہار پھول کی وجہ سے ہی اس کے جزیرے پر ہمیشہ بہار رہتی ہے"۔ ٹوٹامو دیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا ہمیں بھی علم ہے۔ ہم اس سے خود ہی نپٹ لیں گے۔ ہم تمہارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تم ہمیں اس جزیرے کے متعلق تمام تفصیلات بتا دو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں یہ میں کرسکتا ہوں کیونکہ میں بے شمار دفعہ کابوس جادوگر کے پاس جاکر اس جزیرے میں مہمان رہا ہوں۔ اس جزیرے کے گرد نیلے رنگ کے جادو کا حصار قائم ہے۔ اس لئے کوئی دیو، انسان، جن اور پری وغیرہ کابوس جادوگر کی اجازت کے بغیر اس جزیرے میں داخل

نہیں ہوسکتا۔ اس میں بغیر اجازت داخلے کی صرف ایک صورت ہے کہ جس شخص کے پاس چاندنی پھول ہوگا اُسے جادو کا حصار نہیں روک سکے گا مگر اس شخص کے جزیرے پر قدم رکھتے ہی اس پر جادو کے تیروں کی بارش ہو جائے گی اور وہ کسی بھی صورت میں ان تیروں سے نہیں بچ سکتا ان تیروں کی یہ خصوصیت ہے کہ جس کو تیر لگ جائے اس کا جسم اور ذہن بالکل مفلوج ہو جاتا ہے اس کے لبعد وہاں قدم قدم پر جادو کے پتلے موجود ہیں جو بہترین لڑاکے ہیں اور بجلی کی سی تیزی سے حملہ کرکے آنے والے کا سر اس کے تن سے جدا کر دیتے ہیں پھر اگر کوئی ان سے بچ بھی جائے تو پھر وہ کابوس جادوگر کے محل میں داخل نہیں ہوسکتا اس محل کے گرد بھی جادو کے دو حصار ہیں اور یہ حصار ایسے ہیں کہ چاندنی پھول کے باوجود انہیں پار نہیں کیا جاسکتا۔ اسی محل کے اندر وہ بہار پھول موجود ہے۔

کے گرد کابوس جادوگر کے جادو کے سانپ دیتے ہیں جن کی پھنکار سے آدمی پانی جاتا ہے۔" ٹوٹامو دیو نے تفصیل بتاتے کہا۔

"اس محل میں داخلے کی کوئی ایسی صورت ہے کہ کابوس جادوگر کو بھی اس کا نہ ہوسکے"۔ اچانک ملوسک نے پوچھ لیا۔

"تم میرے بہترین دوستوں کاٹو اور ماٹو دیو ساتھ آئے ہو اس لئے میں تمہیں بتا ہوں کہ ایک راستہ ایسا ہے اور تمہیں ہوگی کہ یہ راستہ میرے محل سے جاتا یہ راستہ کابوس جادوگر کی اجازت سے نے بنایا ہے تاکہ جب بھی میں اس پاس جانا چاہوں آسانی سے جا سکوں اور کابوس سے اجازت اور حصاروں سے نہ پڑے"۔ ٹوٹامو دیو نے جواب دیا۔

"اوہ! اگر ایسا ہے تو پھر میرے دوست میرے آقاؤں کو ضرور اس راستے سے محل پہنچا دو۔ آگے ان کی قسمت"۔ کاٹو دیو

نے ٹوٹامو دیو کی منت کرتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ میں ایسا کر دیتا ہوں مگر میں ایک بار پھر کہوں گا کہ تم اس ارادے سے باز آجاؤ۔ کابوس بیحد ظالم اور طاقتور جادوگر ہے وہ تمہیں ہر قیمت پر ہلاک کر دیگا"۔ ٹوٹامو دیو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تم ہمیں محل تک پہنچا دو آگے ہم جانیں اور ہمارا کام"۔ چھن چھنگو نے کہا۔ اس نے سوچا تھا کہ اگر خفیہ راستے سے محل میں پہنچ جائیں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایک تو چاندنی پھول صرف اس کے پاس تھا اس طرح وہ اکیلا ہی جزیرے میں داخل ہو سکے گا۔ پینگو بندر اور چلوسک ملوسک اس کے ہمراہ نہ جا سکیں گے پھر تیروں، پتھروں سے لڑائی اور پھر محل میں داخل ہونے کے لئے حصاروں کو توڑنے میں کافی وقت ضائع ہوگا اس لئے بہتر یہی ہے کہ خفیہ راستے سے براہِ راست محل

میں پہنچ جائیں بعد میں جو ہوگا دیکھا جاتے گا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ آؤ میرے ساتھ۔ گو کابوس جادوگر بعد میں مجھ سے ناراض ضرور ہوگا مگر میں اس سے بہانہ کر دوں گا کہ میں باہر گیا ہوا تھا۔ میری عدم موجودگی میں تم لوگ زبردستی داخل ہوگئے تھے"۔ ٹوٹامو جادوگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے کمرے سے باہر آگیا۔

"اچھا ہمیں اجازت ہے آقا! ہم واپس جائیں کیونکہ ہمیں پرستان میں انتہائی ضروری کام ہے"۔ کمرے سے باہر آتے ہی کالو اور ٹالو دیو نے چلوسک ملوسک سے مخاطب ہوکر پوچھا۔

"ہاں! اب تم جا سکتے ہو، تمہارا شکریہ!" چلوسک ملوسک نے انہیں اجازت دیتے ہوئے کہا اور وہ دونوں ٹوٹامو دیو سے ہاتھ ملاکر محل کے پھاٹک کی طرف چل دیئے۔

ٹوٹامو دیو ان کو ہمراہ لیکر مختلف راہداریوں
سے گزرتا ہوا ایک اونچے سے ٹیلے کے قریب
پہنچ گیا۔

"آپ اس ٹیلے پر چڑھ جائیں۔ میں سرنگ
کا راستہ کھولتا ہوں"۔ ٹوٹامو دیو نے کہا اور
چلوسک ملوسک، چھن چھنگو اور پنگو بندر اس ٹیلے
پر چڑھکر کھڑے ہوگئے۔

"چھن چھنگو! مجھے اس دیو کی نیت میں
فرق نظر آتا ہے۔ ہوشیار رہو" جیب میں موجود
بونے شہزادے نے اچانک چھن چھنگو سے مخاطب
ہوکر کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ چھن چھنگو کچھ کرتا
ٹوٹامو دیو نے اچانک زور سے زمین پر پیر
مارا اور دوسرے لمحے جس جگہ وہ سب کھڑے
تھے وہ جگہ اچانک اپنی جگہ سے ہٹ گئی۔
اب وہاں ایک غار سی بن گئی تھی وہ سب
اس غار میں گرتے چلے گئے۔

یہ ایک اندھا کنواں تھا وہ سب سر کے
بل اس میں گرتے چلے گئے۔ کنوئیں کی تہہ

میں نیلے رنگ کا پانی موجود تھا سب سے
پہلے چھن چھنگو پانی میں گرا اور اس کے ہوش
اُڑ گئے کیونکہ پانی میں گرتے ہی اُسے یوں
محسوس ہوا جیسے اس کے تمام جسم میں آگ
لگ گئی ہو۔ اس کے جسم پر آبلے پڑ گئے
تھے۔ پھر چلوسک ملوسک اور پنگو بھی پانی میں
آگرے اور اُسی لمحے انہوں نے ٹوٹامو دیو
کی شکل دیکھی جو کنوئیں کے کناروں پر ہاتھ
ہلاتے انہیں دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر
پراسرار مسکراہٹ دوڑ رہی تھی وہ بےحد خوش۔
نظر آ رہا تھا

"یہ کنواں زہریلا ہے۔ ابھی چند لمحوں بعد
تمہارے جسم پانی میں بدل جائیں گے۔ تم کیا
سمجھتے تھے شہر میں تمہیں اپنے پیارے دوست
کابوس کے محل میں پہنچا دونگا۔ یہ تمہاری
بھول ہے اب سزا بھگتو"۔ ٹوٹامو جادوگر نے
قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

پانی میں گرتے ہی چلوسک ملوسک کو بھی
یہی محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں میں آگ

بھڑک اٹھی ہو۔

ٹوٹامو دیو کی اس دھوکہ بازی پر انہیں سخت غصہ آیا اور پھر ملوسک نے سنبھلتے ہی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے پستول اس کے ہاتھ میں تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ ٹوٹامو دیو کنوئیں کے منہ سے ہٹتا، ملوسک نے اس کا نشانہ باندھکر فائر کردیا۔

پستول سے سُرخ رنگ کی شعاع نکلی اور دوسرے لمحے ایک زبردست دھماکہ ہوا اور ٹوٹامو دیو کی زبردست چیخ سے پورا ماحول گونج اٹھا۔ ٹوٹامو دیو کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی۔

ادھر چھن چھنگو نے دل ہی دل میں بندربابا کو یاد کیا۔ اور پھر بندربابا کی آواز سنائی دی۔

"چھنگو بیٹے! جیب سے چاندنی پھول نکال کر اس کی پتیاں خود اور اپنے دوستوں کو کھلادو زہر کا اثر دور ہو جائیگا۔ جلدی کرو"۔

چھن چھنگو نے ان کی بات سنتے ہی فوراً ہی جیب سے چاندنی پھول نکالا اور پھر اس

پھرتی سے اس کی ایک پتی نوچ کر منہ میں ڈال لی۔ پتی چباتے ہی اُسے محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں بھڑکتی ہوئی آگ ٹھنڈی پڑگئی ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پتیاں چلوسک ملوسک کی طرف بڑھا دیں اور چبانے کے لئے کہا۔ اس نے ایک پتی ... کو بھی کھلا دی اور پھر ایک پتی جیب میں موجود سنہری بونے کو بھی دی۔ مگر سنہری بونے نے کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ اس پر زہر نے کوئی اثر نہیں کیا تھا۔

پتیاں چباتے ہی ان سب کی حالت ٹھیک ہو گئی۔ پھر چھن چھنگو نے چلوسک ملوسک سے کہا وہ اس کے ہاتھ پکڑ لیں۔ اور پھر اس نے خود چھنگو کا ہاتھ پکڑ لیا۔

چلوسک ملوسک نے جب اس کے ہاتھ پکڑے اس نے انہیں آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔ آنکھیں بند کرتے ہی انہیں یوں محسوس ہوا وہ فضا میں تیر رہے ہوں۔

چند لمحوں بعد جب اس نے آنکھیں کھولنے

کے لئے کہا تو چلوسک ملوسک یہ دیکھکر حیران
رہ گئے کہ وہ سب کنوئیں سے باہر کھڑے
تھے جہاں ٹوٹامو دیو کی لاش زمین پر پڑی
ہوئی تھی اور اس کے قریب ہی محل کے
تمام دیو سر جھکائے کھڑے تھے جیسے اپنے سرداروں
کی موت پر افسوس کر رہے ہوں۔

ان سب کو باہر نکلتے دیکھ کر وہ سب
ان کی طرف لپکے مگر چلوسک ملوسک نے بجلی
کی سی تیزی سے پستول نکالے اور پھر ان
کے پستولوں سے نکلنے والی شعاعوں نے بے شمار
دیوؤں کے چیتھڑے اڑا دیئے۔ بچے کھچے دیوؤں
نے بھاگ کر محل کے اندر چھپ کر اپنی جانیں
بچائیں۔

چھن چھنگو نے بھاگتے ہوئے ایک دیو کی
طرف انگلی کا اشارہ کیا اور اس دیو کے پیر
زمین سے اٹھ گئے اور وہ پتنگ کی طرح
اڑتا ہوا چھن چھنگو کے قدموں میں آگرا۔ ملوسک
نے اس پر فائر کرنا چاہا مگر چھن چھنگو
نے اسے روک دیا۔

دیو موت کے خوف سے بُری طرح لرز رہا
تھا۔

"مجھے معاف کردو! میں بےگناہ ہوں۔" دیو نے
خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔ اُسے اپنے ساتھیوں
کا حشر نظر آرہا تھا۔

"تمہیں ایک شرط پر معاف کیا جاسکتا ہے
اگر تم ہمیں اس خفیہ راستے کا پتہ بتادو جس
سے ٹوٹامو دیو نیلے جزیرے میں جاتا ہے۔" چھن چھنگو
نے اس سے مخاطب ہوکر کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ آؤ میرے ساتھ۔" دیو نے
لرزتے ہوئے کہا۔

"نہیں! پہلے حضرت سلیمانؑ کی قسم کھاؤ
کہ تم ہمارے ساتھ دھوکہ نہیں کروگے۔" چھن چھنگو
نے کہا اور دیو نے قسم کھا لی۔

"ہاں اب چلو۔" چھن چھنگو نے کہا اور دیو
محل کی پچھلی طرف بڑھنے لگا۔

"لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوگیا کہ واقعی ایسا راستہ
موجود ہے؟" چلوسک نے حیرت بھرے لہجے
میں پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے۔ جب ٹوٹامو دیو اس کے متعلق بتا رہا تھا تو اس کی نیت صاف تھی مگر بعد میں کاٹو اور ماٹو دیو کے جاتے ہی اس کی نیت بدل گئی تھی"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

وہ دیو انہیں لیکر ایک کمرے میں آگیا اس نے کمرے کی ایک دیوار پر زور سے ہاتھ مارا۔ اس کے ہاتھ مارتے ہی دیوار اپنی جگہ سے ہٹتی چلی گئی اب وہاں ایک تاریک سرنگ صاف نظر آرہی تھی۔

"یہ سرنگ سیدھی کابوس جادوگر کے جزیرے میں جاکر نکلتی ہے"۔ دیو نے کہا اور وہ سب اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس سرنگ میں داخل ہوگئے۔

کابوس جادوگر اپنے محل کے کمرۂ خاص میں بڑی آن بان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ بیشمار خوبصورت عورتیں اس کے تخت کے گرد موجود تھیں۔ ان میں سے کچھ ناچ رہی تھیں اور کچھ گانے میں مصروف تھیں۔

ابھی یہ جشن جاری تھا کہ اچانک کابوس جادوگر کے تخت کا پایہ پھٹا اور ایک پنجہ باہر نکل آیا۔

پنجے کے نکلتے ہی جشن رک گیا۔ کابوس جادوگر بھی چونک پڑا۔

اس پنجے کی ہر انگلی انسانی منہ کی طرح تھی پھر پنجے کی تمام انگلیوں سے آواز

سنائی دی۔

"سردار! تین آدم زاد ایک بندر اور ایک سنہری بونا ٹوٹامو دیو کو قتل کر کے اس کے محل سے آنے والی سرنگ سے ہوتے ہوئے محل میں داخل ہونے والے ہیں۔ وہ بہار پھول حاصل کرنے کی غرض سے آرہے ہیں"۔ یہ اطلاع دیکر پنجہ دوبارہ تخت کے پائے میں غائب ہوگیا۔

"ان کی یہ جرأت کہ وہ میرے محل میں داخل ہوں۔ میں انہیں ان کی اس جرأت کی عبرتناک سزا دوں گا"۔ کابوس جادوگر غصے سے چیختا ہوا کھڑا ہوگیا اور پھر وہ تقریباً بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور مختلف راہداریوں سے گزرتا ہوا ایک کمرے میں آگیا۔

یہاں پہنچ کر اس نے دونوں ہاتھ فضا میں لہرائے۔ اس کے ہاتھ فضا میں لہراتے ہی وہ نظروں سے غائب ہوگیا۔

ابھی اُسے غائب ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک کمرے کی شمالی دیوار اپنی جگہ سے ہٹی اور پھر وہاں سے چلوسک، ملوسک

چھن چھنگو اور پنگو باہر آگئے۔ انہوں نے حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھا۔

"ہم شائد محل میں پہنچ گئے ہیں"۔ چلوسک نے کہا۔

"ہاں! اب چلو کابوس جادوگر کو ڈھونڈیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے بےخبری کے عالم میں قابو کر لوں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"چھن چھنگو! کابوس جادوگر اسی کمرے میں موجود ہے۔ ہوشیار رہو"۔ سنہری بونے نے کہا۔

اور اسی لمحے ان سب پر ایک جال آگرا۔ اور وہ جال میں لپٹ کر زمین پر گر گئے انہوں نے جال سے نکلنے کی کوشش کی مگر جال کے حلقے لمحہ بہ لمحہ تنگ ہوتے چلے گئے۔ اور پھر کابوس جادوگر کے خوفناک قہقہوں سے کمرہ گونج اٹھا اور پھر وہ ظاہر ہوگیا۔

"ہوں! تم حقیر آدم زاد مجھے قابو کرو گے"۔ کابوس جادوگر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ چلوسک ملوسک نے اس کی شکل دیکھتے ہی اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور پھر ان دونوں

کے پستول بیک وقت باہر آگئے۔ اور پھر
اس سے پہلے کہ کابوس جادوگر سنبھلتا دونوں
کے پستولوں سے سرخ شعاعیں نکل کر
کابوس جادوگر پر پڑیں اور دو زبردست دھماکے
ہوتے اور ہر طرف دھواں چھاگیا۔

"وہ مارا، بڑا جادوگر بنا پھرتا تھا۔" چلوسک
ملوسک نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔ مگر
دوسرے لمحے ان کے چہرے لٹک گئے جب
انہوں نے دھواں چھٹنے پر کابوس جادوگر کو
صحیح سلامت کھڑا دیکھا۔

"تمہارے یہ کھلونے۔ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے
آدم زادو! میں تمہیں اس حرکت کی عبرتناک سزا
دونگا۔" کابوس۔ جادوگر نے غصے سے چیختے ہوئے
کہا اور پھر اس نے زور سے "تالی بجائی۔

اس کے تالی بجاتے ہی کمرے میں چھوٹے
چھوٹے بونے ظاہر ہوگئے جن کے ہاتھوں میں
بھالے پکڑے ہوئے تھے۔

"بھالے مار مار کر ان کا قیمہ بنا دو۔" کابوس
جادوگر نے چیخ کر بونوں کو حکم دیا اور بیشمار

نے بھالے سنبھالے ان پر پل پڑے۔
مگر اس سے پہلے کہ ان کے بھالے ان
کے جسموں میں گھستے۔ چھن چھنگو نے انگلی کو
حرکت دی اور وہ سب بونے پشت کے
بل زمین پر گر گئے۔ پھر دوسرا لمحہ کابوس جادوگر
کے لیتے بھی حیرت انگیز ثابت ہوا جب اس
نے دیکھا کہ بونے زمین سے اٹھتے ہی ایک
دوسرے سے الجھ پڑے اور انہوں نے آپس
میں ہی ایک دوسرے کو بھالے مارنے شروع
کر دیتے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب
ختم ہو گئے۔

"ہوں، تو تم بھی جادوگر ہو۔ ٹھیک ہے
اب میں دیکھتا ہوں کہ تم کیا کرتے ہو۔"
کابوس جادوگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا
اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا
میں اٹھالیتے۔

انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان سب
کا دم گھٹتا چلا جا رہا ہو۔ ان سب بونے
اپنے سر جھٹک کر ہوش درست کرنے چاہے

مگر بے سود۔ چند ہی لمحوں بعد وہ سب بے ہوش ہو چکے تھے۔

"ہا، ہا، ہا! اب میں جادوگر دیوتا پر تم سب کی بھینٹ چڑھاؤں گا۔" کابوس جادوگر نے انہیں بے ہوش دیکھ کر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جھک کر جال سمیت انہیں اٹھایا اور انہیں لیکر کمرے سے باہر آگیا مگر جلدی میں وہ یہ نہ دیکھ سکا کہ چھن چھنگو کی جیب سے سنہری بونا خاموشی سے کھسکا اور پھر جال کے تنگ سوراخ سے باہر نکل کر نیچے فرش پر آگیا۔

کابوس جادوگر تو انہیں اٹھائے باہر نکل گیا جب کہ کمرے میں سنہری بونا کھڑا رہ گیا۔ کابوس جادوگر کے باہر نکلتے ہی سنہری بونا بھی اس کے پیچھے کمرے سے باہر آگیا۔

سنہری بونے نے اپنی صلاحیتوں سے یہ دیکھ لیا تھا کہ کابوس جادوگر کی جان محل کے تہہ خانے میں موجود ایک طوطے میں ہے جب تک اس طوطے کو ہلاک نہ کیا جاتے کابوس جادوگر ہلاک نہ ہوسکے گا۔ اس لئے وہ اس کی تلاش میں چل پڑا۔

چونکہ وہ بہت چھوٹا سا تھا اس لئے محل کے دربان اُسے نہ دیکھ سکے اور وہ انتہائی تیزی سے محل کے آخری کونے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ اُسے معلوم ہوگیا تھا کہ اس تہہ خانے کا راستہ محل کے آخری کونے میں موجود کمرے سے جاتا ہے۔

جب سنہری بونا اس کمرے کے پاس
پہنچا تو اس نے دروازے پر ایک سرخ
رنگ کے بُت کو کھڑے دیکھا۔ بُت کی اکلوتی
آنکھ زندہ انسانوں کی طرح گردش کر رہی
تھی۔ سنہری بونا سمجھ گیا کہ یہ بُت اس
کمرے کا رکھوالا ہے اور اس سے نبٹے
بغیر وہ تہہ خانے میں داخل نہ ہوسکے گا۔ ابھی
بُت کی نظر اس پر نہ پڑی تھی کیونکہ
بونا ایک ستون کی آڑ میں چھپا ہوا تھا۔

بونے نے کچھ سوچتے ہوئے اپنے سَر سے
مسخروں جیسی ٹوپی اتاری اور اسے کمرے کے
دروازے کی طرف اچھال دیا۔

ٹوپی ہوا میں اڑتی ہوئی جیسے ہی کمرے
کے دروازے کی طرف بڑھی، بُت کی نظر ٹوپی
پر پڑی، اس کی آنکھ سے ایک شعاع نکلی
اور اس کے ساتھ ہی ٹوپی میں آگ
لگ گئی اور وہ چند لمحوں میں ہی غائب
ہوگئی۔

اب تو سنہری بونا گھبرا گیا کیونکہ وہ سمجھتا

ستون کی آڑ سے نکلے
کہ جیسے ہی وہ
اس کا بھی یہی حشر ہوگا اس لئے وہ
بُت سے نمٹنے کے لئے کوئی ترکیب سوچنے
سوچتے سوچتے اس کے چھوٹے سے دماغ
ایک ترکیب آ ہی گئی۔

وہ ستون کی آڑ میں ہوتا ہوا پیچھے
چلا گیا اور پھر مڑ کر اس کمرے کی پشت
طرف آگیا۔ اس نے کمرے کے قریب ہی
بڑا سا درخت دیکھا تھا جس کی ٹہنیاں
کمرے کی چھت پر جھکی ہوئی تھیں۔ سنہری
تیزی سے اس درخت پر چڑھا اور پھر
ٹہنیوں سے ہوتا ہوا کمرے کی چھت پر آگیا
معلوم تھا کہ بُت صرف دروازے کی حفاظت
مامور ہے اگر وہ کسی طرح چھت میں
سوراخ کرکے کمرے کے اندر داخل ہو جائے
بُت اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا مگر
مسئلہ تھا کہ وہ چھت میں سوراخ کیسے
کرے جبکہ چھت انتہائی مضبوط معلوم ہورہی تھی
بہرحال اب چونکہ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں

تھا اس لئے اس نے چھت پر بیٹھ کر اس کی مضبوطی کا اندازہ لگانا شروع کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ وہ اس کو توڑنے کی ترکیب بھی سوچ رہا تھا۔ اور پھر یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ جلد ہی ایک ترکیب اس کی سمجھ میں آگئی۔

اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا خنجر نکالا اور پھر اس سے ایک اینٹ کو اکھاڑنے کی کوشش کرنے لگا۔ اور دل ہی دل میں اپنے بونوں کو یاد کرنے لگا۔

پلک جھپکنے میں چھت پر بے شمار بونے نظر آنے لگے جن کے ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے تیز دھار کے خنجر موجود تھے اور پھر انہوں نے اپنے شہزادے کو اینٹ اکھاڑتے دیکھ کر ہی سمجھ لیا کہ وہ اس چھت کو توڑنا چاہتا ہے۔ چنانچہ وہ سب اپنے خنجروں سے چھت پر پل پڑے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بونوں نے ایک جگہ سے دو چار اینٹیں اکھاڑ ڈالیں
"بس ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔" بونے

شہزادے نے کہا اور بونے غائب ہو گئے۔
بونے شہزادے کے لئے اندر داخل ہونے کے لئے اتنا سوراخ ہی کافی تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے جسم کو سکیڑا اور پھر سوراخ میں سے نیچے کمرے میں چھلانگ لگا دی۔

چلوسک ملوسک اور چھن چھنگو کی جب آنکھ کھلی تو انہوں نے اپنے آپ کو جال میں لپٹے ہوئے چھت سے لٹکتے دیکھا ان کے نیچے آگ کا بہت بڑا الاؤ جل رہا تھا اور آگ کے قریب ہی ایک ہیبتناک بُت موجود تھا۔ ان سے چند قدم ہٹ کر کاؤس جادوگر کھڑا تھا

"میں تم سب کو جادوگر دیوتا کی بھینٹ چڑھا دونگا۔ میری انگلی کے ایک اشارے سے تم جال سمیت اس بھڑکتی آگ میں گر جاؤگے اور پھر تمہاری راکھ بھی اس آگ سے علیحدہ نہ کی جا سکے گی"۔ کاؤس جادوگر نے ان سے مخاطب ہوکر کہا اور پھر اس نے جادوگر دیوتا کو بھینٹ چڑھانے کے لئے مقدس منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔

چھن چھنگو حیران تھا کہ اس کی کوئی صلاحیت بھی کاؤس جادوگر پر اثر نہیں کر رہی تھی اس لئے اس نے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا۔

"بندر بابا! میری راہنمائی کرو۔ میری کوئی صلاحیت کاؤس جادوگر پر اثر نہیں کر رہی"۔ چھن چھنگو نے دل میں کہا۔

"چھنگو بیٹے! یہ جال سؤر کے بالوں سے بنا ہوا ہے اور جب تک یہ تمہارے جسم سے لگا رہے گا تمہاری صلاحیتیں کام نہیں کریں گی۔ سب سے پہلے اس جال سے نکلنے کی کوشش کرو۔ پچنگو سے کہو کہ وہ اس جال کو اپنے دانتوں سے کاٹنا شروع کر دے صرف وہی اس جال کو کاٹ سکتا ہے کیونکہ وہ جانور ہے۔ جال سے باہر نکلتے ہی تمہاری صلاحیتیں کام کریں گی"۔ بندر بابا کی آواز سنائی دی۔ اور چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔ اس

نے پنگلو سے مخاطب ہوکر اُسے حکم دیا کہ
وہ اپنے دانتوں سے جس قدر جلد ہوسکے جال
کو کاٹ دے کیونکہ صرف وہی جال کو کاٹ
سکتا تھا۔

کابوس جادوگر آنکھیں بند کئے اپنے مقدس منتر
پڑھنے میں مصروف تھا۔ منتر پڑھتے پڑھتے اچانک
وہ بُری طرح اپنی جگہ سے اچھلا اور اس کے
چہرے پر وحشت کے آثار اُبھر آئے۔ اس
کے ساتھ ہی کمرے میں ایک زبردست گونج پیدا
ہوئی اور پھر ایک بھاری آواز کمرے میں گونجی۔
یہ آواز جادوگر دیوتا کے منہ سے نکل رہی تھی۔

"کابوس جادوگر! فوراً طوطے والے کمرے میں
پہنچو۔ سنہری بونا اس کمرے میں داخل ہوگیا ہے۔"

"اوہ! میں اس سنہری بونے کو تو بھول ہی
گیا تھا۔" کابوس جادوگر نے کہا اور پھر اس
نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کئے اور
دوسرے لمحے وہ غائب ہوگیا۔

ادھر پنگلو نے تیزی سے جال کی رسیاں
کاٹنی شروع کر دیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس نے

اتنی رسیاں کاٹ ڈالیں کہ جال میں ایک بڑا
سا سوراخ ہوگیا پھر اس سوراخ میں سے سب
سے پہلے چھن چھنگو نے باہر چھلانگ لگادی۔ اس
کے بعد چلوسک ملوسک اور پھر پنگلو بھی باہر
نکل آیا۔

"ہمیں فوراً اس کمرے میں پہنچنا چاہیئے جہاں
کابوس جادوگر گیا ہے۔ سنہری بونا وہاں اکیلا ہوگا۔"
چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے پھرتی سے چلوسک ملوسک کے ہاتھ پکڑے
پنگلو نے اس کی لات پکڑ لی۔

چھن چھنگو نے انہیں آنکھیں بند کرنے کے
لئے کہا اور دوسرے لمحے ان کے جسم فضا
میں بلند ہوگئے۔

سنہری بونے کے پیر جیسے ہی کمرے کے
فرش سے ٹکراتے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔
اس نے دیکھا کہ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا۔
جس کے درمیان میں چھت سے ایک سنہری
زنجیر کے ساتھ کافی بلندی پر ایک سنہرے رنگ کا
پنجرہ لٹک رہا تھا جس میں ایک نیلے رنگ
کا طوطا موجود تھا۔
طوطا اُسے دیکھکر پنجرے میں وحشت زدہ انداز
میں پھڑکنے لگا۔
اب سنہری بونے کے لئے یہ مسئلہ تھا کہ
وہ اس پنجرے تک کیسے پہنچے۔ اس نے اچھل
کر پنجرے کو پکڑنے کی کوشش کی مگر بے سود۔

پنجرہ اس کی زیادہ سے زیادہ چھلانگ سے بھی
کہیں زیادہ اونچا تھا۔
ابھی سنہری بونا پنجرے تک پہنچنے کی کوئی
ترکیب سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ
ایک دھماکے سے کھلا اور کابوس جادوگر اندر
داخل ہوا۔ اس کا چہرہ غصّے کی شدت سے
سیاہ پڑگیا تھا۔
"ٹھہرو سنہری بونے! میں ابھی تمہارے ٹکڑے
ٹکڑے کرتا ہوں"۔ کابوس جادوگر نے غصے سے چیختے
ہوئے کہا اور پھر اس نے لپک کر بونے
کو پکڑنا چاہا مگر بونا اس سے کہیں زیادہ
چست و چالاک نکلا۔ وہ تیزی سے بھاگا اور
کابوس کے ہاتھ کی پہنچ سے دور نکل گیا۔
"ہوں! تو یہ بات ہے"۔ کابوس جادوگر چیخا
اور پھر اس نے منہ میں ایک منتر پڑھا اور
سنہری بونے کی طرف اپنی انگلیاں جھٹکیں۔ اس
کی انگلیوں سے شعلے نکلے مگر وہ یہ دیکھ کر
حیران رہ گیا کہ ان شعلوں نے سنہری بونے پر
کوئی اثر نہ کیا۔ وہ صحیح سلامت کھڑا تھا۔

"تمہارا جادو مجھ پر اثر نہیں کرسکتا کابوس
جادوگر۔" سنہری بونے نے چیخ کر کہا۔
اور پھر کابوس جادوگر نے اس پر جادو کے
کئی وار کئے مگر سب خالی گئے اب کابوس
جادوگر کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ
نہ تھا وہ بھاگ کر بونے کو پکڑے اور
اس کی گردن مروڑ دے۔
چنانچہ وہ اس کو پکڑنے کے لئے بھاگا مگر
بونا اس سے زیادہ تیز تھا وہ اسے پورے
کمرے میں دوڑاتا پھرا۔
ابھی ان کی یہ دوڑ جاری تھی کہ اچانک کمرے
کے ایک کونے میں چلوسک ملوسک اور
چھن چھنگلو اور پنگلو نمودار ہوگئے جب وہ ظاہر
ہوئے تو کابوس جادوگر کی ان کی طرف پشت
تھی اس لئے وہ انہیں نہ دیکھ سکا۔
"آنکھیں کھولو۔" چھن چھنگلو نے کہا اور چلوسک
ملوسک نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آواز
سُن کر کابوس جادوگر چونک کر مڑا اور انہیں
وہاں دیکھکر حیرت سے بُت بن گیا وہ تصوّر

بھی نہ کرسکتا تھا کہ وہ جال سے آزاد ہوکر
وہاں پہنچ سکتے ہیں۔
"چھن چھنگلو! اس طوطے میں اس جادوگر کی
جان ہے۔ طوطے کو ہلاک کردو۔" سنہری بونے
نے اپنی پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا
اور اس کی آواز سب نے سُن لی۔
اور پھر چھن چھنگلو نے اپنی انگلی اٹھائی اسی
لمحے کابوس جادوگر بھی ہوش میں آگیا۔ اس
نے بھی زور سے اپنا پیر زمین پر مارا اور
ان سب کے اردگرد آگ کے خوفناک شعلے
بلند ہوگئے۔ انہوں نے بھاگنے کی کوشش کی
مگر انہیں یوں محسوس ہوا جیسے زمین نے
ان کے پیر جکڑ لئے ہوں۔
آگ کے شعلے بلند ہوتے چلے گئے مگر اس
سے پہلے کہ آگ انہیں گھیرتی ملوسک نے انتہائی
پھرتی سے جیب سے پستول نکالا اور پھر
اس نے طوطے کا نشانہ باندھ کر اس کا ٹریگر
دبا دیا۔ اس کے پستول سے سرخ شعاع نکل
کر پنجرے پر پڑی اور ایک زبردست دھماکے

کے ساتھ پنجرے اور اس میں موجود طوطے کے ہزاروں ٹکڑے ہوگئے اور اس کے ساتھ ہی کابوس جادوگر کے منہ سے بھی ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ دھڑام سے فرش پر گرا۔ اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہوگیا۔

جادوگر کے مرتے ہی ان سب کے جسموں کو گھیرے ہوئے آگ بھی بجھ گئی اور وہ کمرہ بھی غائب ہوگیا۔ ہر طرف دھواں ہی دھواں چھا گیا۔

چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک خوبصورت جزیرے میں موجود ہیں۔ جادوگر کا محل اور جادو کے حصار سب غائب تھے۔

وہ سب خوشی کے مارے ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔ پھر چھن چھنگو نے بہار پھول کی تلاش شروع کر دی۔ جلد ہی وہ بہار پھول تلاش کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ تناہی نجومی نے اُسے پھول کے متعلق تفصیل سے بتایا تھا اس لئے وہ اُسے پہچان گیا تھا۔ اس نے جھپٹ کر

وہ پھول توڑ لیا۔ اس پھول کے ٹوٹتے ہی پورے جزیرے کے پھول مرجھاگئے اور ہر طرف خزاں سی چھاگئی۔

"اب ہمیں جلد از جلد بیمار شہزادی تک پہنچنا چاہیئے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے سنہری بونے کو اٹھاکر جیب میں ڈالا اور چلوسک ملوسک کے ہاتھ پکڑے۔ پنگو نے اس کی لات پکڑی اور پھر اس کے کہنے پر انہوں نے آنکھیں بند کرلیں۔

چند لمحوں بعد جب اس نے انہیں آنکھیں کھولنے کے لئے کہا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ ایک بہت بڑے محل کے دروازے پر موجود تھے۔

دروازے پر موجود دربان چھن چھنگو کو پہچان گئے۔ چنانچہ بادشاہ کو اطلاع دی گئی۔ بادشاہ ان کے استقبال کے لئے ننگے پیر ہی دوڑتا آیا۔

"کیا تم وہ پھول لے آئے"؟ بادشاہ نے پوچھا

"ہاں بادشاہ سلامت! اب انشاءاللہ میری شہزادی بہن صحت یاب ہو جائے گی"۔ چھن چھنگو نے

جواب دیا۔ اور پھر بادشاہ کے ہمراہ وہ سب
تیزی سے شہزادی کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔
شہزادی گل بانو اُسی طرح پلنگ پر لیٹی ہوئی
تھی اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے
چھن چھنگو نے جلدی سے بہار پھول شہزادی
کی ناک سے لگایا۔
بہار پھول جیسے ہی شہزادی کی ناک سے
لگا۔ شہزادی کو زبردست چھینک آئی اور دوسرے
لمحے وہ اٹھکر بیٹھ گئی۔
"میں ٹھیک ہوگئی! اباجان میں ٹھیک ہوگئی ہوں"
شہزادی بول پڑی اور بادشاہ نے آگے بڑھ کر
اسے گلے سے لگالیا اس کی آنکھوں سے خوشی
کے آنسو بہہ رہے تھے۔
شہزادی گل بانو نے چھن چھنگو کا شکریہ ادا کیا۔
"یہ تو میرا فرض تھا۔ میری زندگی کا تو
مقصد ہی یہی ہے" چھن چھنگو نے جواب دیا اور
پھر اس نے اپنے دوستوں چلوسک ملوسک کا
تعارف کرایا۔
سنہری بونا بھی چھن چھنگو کی جیب سے باہر

اور اس نے بھی شہزادی کو صحت یابی
مبارک دی۔
شہزادی اتنے خوبصورت اور چھوٹے سے بونے
دیکھ کر بے حد خوش ہوئی۔
بادشاہ نے شہزادی کی صحت یابی پر جشن
نے کا حکم دیا اور تمام شہر خوشیوں میں
ب گیا۔
چلوسک ملوسک، چھن چھنگو، پنگو اور سنہری بونا
ب خوش تھے کہ انہوں نے ایک مظلوم کی
در کی ہے۔
ایک ہفتے تک جشن منایا جاتا رہا اور اس
جشن میں ان سب نے شرکت کی۔ شہزادی
اور بادشاہ نے جشن کے بعد ان سب سے
درخواست کی کہ وہ ان کے پاس ہی رہیں مگر
چھن چھنگو نے یہ کہکر انکار کر دیا کہ وہ
کہیں مستقل طور پر نہیں رہ سکتا۔ ہوسکتا ہے
کہ کسی اور مظلوم کو اس کی ضرورت ہو۔ البتہ
چلوسک ملوسک وہیں رہ پڑے کیونکہ انہیں تو
بہرحال وقت گزارنا تھا۔ جب تک ان کا جہاز

نہ ٹھیک ہو جائے۔ اور انہیں اس ملک کے
رسم و رواج بیحد پسند آتے تھے اس لیے
انہوں نے سوچا کہ وہ یہاں کچھ مدت رہ
یہاں کی سیر کریں گے اور پھر واپس شہز
خوبرو کے پاس چلے جائیں گے۔

پھر ایک روز چھن چھنگو پنگلو اور سنہری
کو ہمراہ لیکر بادشاہ سے اجازت لیکر چل پڑا۔
ان سب نے بھیگی آنکھوں سے اُسے الود
کیا کیونکہ وہ ایک نیک مقصد کے لئے جا ر
تھا اور وہ اس مقصد میں رکاوٹ بننا نہیں
چاہتے تھے اور مقصد ظاہر تھا مظلوموں کی
کرنا اور ظالموں سے لڑنا۔

ختم شد

چلوسک ملوسک کا انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کارنامہ

چلوسک ملوسک اور سمندری دیو

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

- سمندری دیوؤں کے سردار بوگاسا نے ایک خوبصورت لڑکی کو اغوا کرایا۔
- چلوسک ملوسک اس لڑکی کو چھڑانے کے لئے بوگاسا کے جزیرے پر پہنچ گئے۔
- چلوسک ملوسک کی لانچ پر دیوؤں نے پتھروں کی بارش کر دی۔
- ڈمبالو ایک حیرت انگیز انسان جس کا باپ دیو اور ماں آدم زاد تھی۔
- ڈمبالو نے چلوسک ملوسک کو بے بس کر کے قید کر لیا۔
- پھر بوگاسا دیو نے ڈمبالو کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ کیوں؟
- چلوسک ملوسک ڈمبالو کو بچانے کے لئے سمندری دیوؤں سے ٹکرا گئے۔
- چلوسک ملوسک اور سمندری دیوؤں کے درمیان خوفناک جنگ۔
- کیا چلوسک ملوسک اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے یا......؟

انتہائی حیرت انگیز ——— اور ——— دلچسپ ——— ناول

شائع ہو گیا ہے ★ آج ہی طلب فرمائیں ★ قیمت ۵/ روپے

یوسف برادرز پبلشرز، بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

ہرکولیس اور خونی گھوڑے

مصنف : اطہر قریشی

★ یونان کے ایک انتہائی دلیر اور طاقتور انسان "ہرکولیس" کی بہادری اور
جرات مندی کی کبھی نہ بھولنے والی انوکھی داستان۔
خونی گھوڑے "جو دیکھنے میں انتہائی خوبصورت تھے لیکن ان کی پیشانی پر سینگ تھے
خونی گھوڑے" جو ہوا سے تیز بھاگتے تھے اور ان کی خوراک انسانی گوشت تھا۔
شہزادی جولین "یہ عجیب و غریب گھوڑے حاصل کرنا چاہتی تھی۔ ہرکولیس اس کی
اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔
خونی گھوڑوں کا مالک "ڈی اوڈس" ایک سنگدل اور ظالم بادشاہ تھا وہ اپنے
دشمنوں کو ختم کرنے کے لئے ان گھوڑوں کے سامنے ڈال دیتا تھا۔
ہرکولیس کا جنگلی بھینسے، آدم خوروں اور کئی خوفناک بلاؤں سے زبردست مقابلہ
ہرکولیس کو خونی گھوڑوں کے سامنے دھکیل دیا گیا۔ کیا ہرکولیس نے خونی گھوڑوں
کو ختم کر دیا یا گھوڑوں نے ہرکولیس کی جان لے لی۔
کیا شہزادی جولین کی گھوڑے حاصل کرنے کی خواہش پوری ہوئی؟
دل دہلا دینے والے انوکھے، حیرت انگیز اور دلچسپ واقعات سے
بھرپور ناول "ہرکولیس اور خونی گھوڑے" آج ہی طلب کریں۔

یوسف برادرز، پاک گیٹ ملتان